




آسان عمرہ

مع تذکرہ مقاماتِ مقدسہ

پسند فرمودہ

ادیب شہیر حضرت مولانا سید احمد ومیض صاحب ندوی دامت برکاتہم

خلیفہ حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی عمت فیوضہم واستاذ حدیث دارالعلوم حیدرآباد

زیر سرپرستی

حضرت مولانا مفتی ابوبکر جابر صاحب قاسمی دامت برکاتہم

ناظم کہف الایمان حیدرآباد

مرتب

مفتی محمد تمیم احمد قاسمی

استاذ کہف الایمان حیدرآباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آسان عمرہ
مع
تذکرۂ مقاماتِ مقدسہ

پسند فرمودہ

ادیب شہیر حضرت مولانا سید احمد ومیض صاحب ندوی دامت برکاتہم
خلیفہ حضرت مولانا پیر ذو الفقار نقشبندی عمت فیوضھم واستاذ حدیث دار العلوم حیدر آباد

زیر سرپرستی

حضرت مولانا مفتی ابو بکر جابر صاحب قاسمی دامت برکاتہم
ناظم کہف الایمان حیدرآباد

مرتب

مفتی محمد تمیم احمد قاسمی
خادم: ادارہ کہف الایمان، حیدر آباد، تلنگانہ

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقریظ

ادیبِ شہیر حضرت مولانا سید احمد ومیض صاحب ندوی دامت برکاتہم
خلیفہ حضرت پیر ذوالفقار صاحب نقشبندی عمت فیوضھم واستاذ حدیث دارالعلوم حیدرآباد

تقرب الٰہی مومن کی زندگی کا مقصودِ حقیقی ہے، جس کو جس درجہ قربِ الٰہی حاصل ہوگا وہ دنیا و آخرت میں اتنا ہی کامیاب و کامران ہوگا، اور قربِ الٰہی کے حصول میں جہاں نماز اور روزہ زکوۃ وغیرہ عبادات معاون و مددگار ہیں وہیں حج اور نفلی عمرے بہت زیادہ مؤثر ہیں، حج اور عمرہ یہ دونوں سراسر عاشقانہ عبادات ہیں، ان دونوں عبادتوں میں بندہ وارفتگی کے عالم میں اپنے محبوب رب کے گھر کے چکر کاٹتا ہے، احرام کے دو سادے کپڑے پہن کر پراگندہ حال و پراگندہ بال، کبھی بیت اللہ کے چکر کاٹتا ہے تو کبھی صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتا ہے، حج وعمرہ کے ذریعے ایک مومن کو محبتِ الٰہی کی تلقین کی جاتی ہے، قرآن وسنت کے مطابق ایک مؤمن بندہ کو سب سے زیادہ خدا سے محبت رکھنی چاہیے۔

ارشاد ربانی ہے: وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ (سورۃ البقرہ آیت:۱۶۵)

اور جو ایمان والے ہوتے ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔

اسی تناظر میں علماء کرام نے حج وعمرہ سے متعلق آسان اسلوب میں مختصر رسالے مرتب کرنے کا ہمیشہ اہتمام کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرمائے ہمارے برادر عزیز، جواں سال مفتی اور دارالعلوم دیوبند کے لائق فاضل مولانا مفتی تمیم احمد قاسمی دامت برکاتہم کو، کہ انہوں نے بھی اس طرف توجہ فرمائی اور ایک مفید رسالہ مرتب فرمایا، اس رسالے کی خصوصیت یہ ہے کہ مفتی صاحب نے اپنے حالیہ سفر حرمین کے موقع پر عمرہ کرتے ہوئے لوگوں کو پیش آنے والی دشواریوں اور کوتاہیوں کا خود مشاہدہ کیا اور ان

تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیر نظر رسالہ مرتب فرمایا ہے، اس میں صرف عمرہ سے متعلق احکام ومسائل پر اکتفا نہیں کیا گیا ہے؛ بلکہ ان تاریخی مقامات کا بھی مختصر تعارف کیا گیا ہے جن کی عموماً سفر عمرہ کے دوران زیارت کرائی جاتی ہے۔

مفتی تمیم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے صلاحیت کے ساتھ صالحیت کا بھی وافر حصہ عطا فرمایا ہے، ان کا علمی و تصنیفی ذوق بھی قابل رشک ہے، اور وہ شہر: حیدر آباد کے ایک منفرد شان کے حامل بافیض دینی ادارے: مدرسہ کہف الایمان میں نہ صرف تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں؛ بلکہ ادارہ کے ناظم، ریاستِ تلنگانہ کے ممتاز وبافیض عالم دین، متعدد فقہی ودعوتی کتابوں کے مصنف: حضرت مولانا مفتی محمد ابوبکر جابر قاسمی زید مجدہ بانی وناظم مدرسہ کہف الایمان کی زیر نگرانی مختلف علمی وتحقیقی کاموں میں سرگرمِ عمل ہیں۔

یہ عاجز کسی کتاب پر مقدمہ یا تقریظ لکھنے کا خود کو اہل نہیں سمجھتا، مفتی صاحب کے اصرار پر یہ چند سطور حصولِ سعادت کے لیے سپرد قرطاس کی جارہی ہیں، اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کی اس تالیف کو شرفِ قبول عطاء فرمائے اور اسے ان کے لیے ذخیرۂ آخرت اور امت کے لیے نافع بنائے۔ آمین

وصلی اللہ علی النبی الکریم الحمد للہ رب العلمین۔

سید احمد ومیض ندوی

خادم: دار العلوم حیدر آباد

۲ / ربیع الثانی ۱۴۴۷/ مطابق ۲۵ / ستمبر ۲۰۲۵ء

تقریظ

حضرت مفتی ابوبکر جابر صاحب قاسمی عمت فیوضہم
بانی و مہتمم: ادارہ کہف الایمان حیدآباد

اس وقت میرے سامنے آسان عمرہ مع تذکرۂ مقاماتِ مقدسہ نامی کتابچہ ہے، جسے ہمارے مدرس مفتی محمد تمیم صاحب قاسمی حفظہ اللہ نے اپنے سفرِ عمرہ کے تجربات کی روشنی میں مرتب کیا ہے، کوشش ہے کہ عوام الناس کی شرعی اور کچھ انتظامی رہبری ہوجائے، مروجہ کتابوں کے علاوہ اکابر کے بیانات سے بھی انہوں نے استفادہ کیا۔

امید اور دعا کرتا ہوں کہ زائرینِ حرم اس قسم کی کتابوں کو توشۂ سفر بنائیں گے تو سفر تربیتی و ایمانی ہوجائے گا۔

دعا گو و دعا جو

ابوبکر جابر قاسمی

30 ربیع الثانی 1447ھ

23 ستمبر 2025ء

تقریظ

حضرت مولانا مفتی رفیع الدین حنیف صاحب قاسمی زید مجدہم

استاذ حدیث وادب کہف الایمان حیدرآباد

زیرِ نظر مختصر رسالہ بنام: آسان عمرہ مع تذکرۂ مقامات مقدسہ جناب مفتی محمد تمیم احمد قاسمی صاحب خادم: ادارہ کہف الایمان کا مرتب کردہ ہے، بقامت کہتر بہ قیمت بہتر کا مصداق یہ رسالہ عمرہ کرنے والے ہر فرد کے لیے بجائے خود ایک معلم اور مکمل گائیڈنس کی حیثیت رکھتا ہے۔

میں نے بذاتِ خود اس رسالہ کا مطالعہ کیا ہے اور اسے بہت بہتر اور خوبصورت پایا ہے، مفتی صاحب نے عمرے کے ضروری مسائل کو بڑی تحقیق وتنقید اور تلاش وجستجو کے بعد جمع کیا ہے۔

درحقیقت، یہ کتاب ایک حاجی، ایک عاشقِ بیت اللہ اور زائر مدینہ کی شوق کی داستان ہے، جو انہوں نے عمرہ سے واپسی کے فوراً بعد، اسی جذبے کے ساتھ شاید ایک ہفتے میں تیار کی ہے، اس میں ہر معتمر کے لیے ضروری معلومات، مسائل، عمرہ کا طریقہ، اور زیارات مقامات مقدسہ شامل ہیں، جن کے دید کا شوق بچپن سے ہر مسلمان اپنی آنکھوں میں سجائے ہوتا ہے، بچشمِ خود ان جگہوں کو اپنے سامنے پاتا ہے، اس کے شوقِ دید اور لقاء حبیب اور آسودگی کے سامان کو پا کر مزید اس کے شوق کو مہمیز حاصل ہوتی ہے، یہ رسالہ درحقیقت زیارتِ حرمین کے بعد وفورِ شوق کے ساتھ ایک عالمِ دین کا، ایک معتمر کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر تحریر کردہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس علمی کاوش کو مقبولیت عطا فرمائے۔

رفیع الدین حنیف قاسمی

خادم: ادارہ کہف الایمان، حیدرآباد، تلنگانہ

۲/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۷ مطابق ۲۵/ ستمبر ۲۰۲۵ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض مرتب

انسان کی زندگی ایک سفر ہے، یہ سفر ماں کی گود سے قبر کی گہرائی تک جاری رہتا ہے، اس سفر کے ہر موڑ پر انسان کو اللہ کی نعمتوں کا سامنا ہے اور ہر موڑ پر اپنے خالق کا حق اس پر عائد ہوتا ہے؛ لیکن ان سب لمحات میں کچھ ایسے خاص لمحات بھی ہوتے ہیں جو انسان کے پورے وجود کو بدل دیتے ہیں، اس کی روح کو نئی زندگی عطا کرتے ہیں اور دل کو سکون و قرار بخشتے ہیں، انہی لمحات میں سے ایک لمحہ وہ ہے جب ایک مسلمان اللہ کے گھر کی زیارت کے لیے نکلتا ہے اور عمرہ یا حج کی سعادت حاصل کرتا ہے، کعبۃ اللہ کی زیارت محض ایک سفر نہیں؛ بلکہ یہ دل کی ہجرت ہے، یہ دنیا کی آلودگیوں کو دھو ڈالنے کا ذریعہ ہے، یہ روح کی تازگی اور ایمان کی تجدید ہے، جب ایک بندہ احرام کی چادریں اوڑھتا ہے تو گویا دنیاوی زیب و زینت سے آزاد ہو کر اللہ کے در پر ایک غلام کی حیثیت سے کھڑا ہو جاتا ہے، وہ یہ اعلان کرتا ہے:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ

یہ الفاظ کوئی عام الفاظ نہیں: بلکہ محبت، عاجزی اور غلامی کا نغمہ ہیں، یہ وہ صدا ہے جس کے جواب میں زمین و آسمان کی فضا بھی لبیک کہتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

العُمرةُ إلى العُمرةِ كفَّارةٌ لِما بينَهُما، والحجُّ المبرورُ ليسَ لَهُ جزاءٌ إلَّا الجنَّةُ.

(صحیح البخاری، کتاب العمرۃ، باب وجوب العمرۃ وفضلها، حدیث: ۱۷۷۳)

ایک عمرہ دوسرے عمرے کے درمیان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، اور مقبول حج کا

بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔

کیا یہ بات دل کو نہیں جھنجھوڑتی کہ ایک ایسا عمل جس میں صرف چند دنوں کی محنت اور سفر ہے، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں، گویا بندہ ایک نئی زندگی کے ساتھ لوٹتا ہے، عمرہ کی سعادت ہر مسلمان کے دل کا خواب ہے، لاکھوں کروڑوں انسان اس خواہش کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں کہ کاش وہ اللہ کے گھر کی زیارت کر لیتے، اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ موقع عطا فرمایا ہے تو یہ محض ہماری کوشش کا نتیجہ نہیں؛ بلکہ یہ اس کی خاص عنایت، انتخاب اور فضل ہے۔

اس رسالہ کا مقصد یہ ہے کہ ایک مسلمان بھائی یا بہن جو پہلی مرتبہ اس عظیم سفر کے لیے جا رہے ہیں، ان کے لیے ہر مرحلہ آسان اور واضح ہوجائے، اور مقامات مقدسہ کی زیارت ہوجائے؛ تاکہ سہولت وبصیرت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانیوں کا کچھ منظر ہماری نگاہوں کے سامنے آجائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اخلاص کے ساتھ یہ مبارک سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اسے ہمارے لئے مغفرت، رحمت اور جنت کا ذریعہ بنادے۔ آمین۔

محمد تمیم احمد قاسمی

خادم: ادارہ کہف الایمان، حیدآباد، تلنگانہ

۱۴/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۷ مطابق 7/ اکتوبر/ ۲۰۲۵

سفر کی تیاری اور نیت کی درستگی

نیت کی اصلاح

ہر عبادت کی قبولیت کا پہلا درجہ نیت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى

(صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، حدیث:۱)

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔

لہٰذا سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ عمرہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اس میں دکھاوا، شہرت یا لوگوں کو خوش کرنے کا جذبہ شامل نہ ہو، بندہ دل میں یہ عہد کرے کہ یہ سفر میں صرف اور صرف اپنے رب کی رضا کے لیے کر رہا ہوں۔

توبہ واستغفار

عمرہ پر روانگی سے پہلے لازم ہے کہ آدمی اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کرے، دل سے پختہ عہد کرے کہ اب وہ گناہوں کی زندگی کو چھوڑ کر نیکی کی راہ پر چلنے کی کوشش کرے گا، بہتر ہے کہ اس موقع پر زیادہ سے زیادہ استغفار پڑھا جائے، صدقہ دیا جائے، اور اگر کسی کے ساتھ کوئی دینی یا دنیوی حق باقی ہو تو ادا کیا جائے۔

والدین اور اہلِ حقوق سے اجازت ودعا

سفرِ عمرہ سے پہلے والدین، اساتذہ اور اہلِ تعلق سے دعا لینا سنتِ سلف ہے، ان کے دل سے نکلنے والی دعائیں اس سفر میں برکت کا سبب بنتی ہیں، اگر کسی سے کوئی ناراض

ہوتو فوراً صلح کر لے؛ کیونکہ اللہ کا گھر صلح اور رحمت کا مقام ہے۔

ضروری سامان کی تیاری

عمرہ کے سفر میں چونکہ آدمی اللہ کے مہمان ہوتا ہے؛ اسلیے صاف ستھرا، سادہ اور مناسب سامان ساتھ لے جانا چاہیے۔ احرام کے دو سفید کپڑے (مردوں کے لیے) سلائی والا لباس (احرام کے بعد پہننے کے لیے)

آرام دہ چپل/سینڈل (جو ایڑی اور ٹخنے کو نہ ڈھانپے)
خواتین کے لیے سادہ اور باپردہ لباس
قرآن پاک، دعا کی کتاب یا چھوٹا رسالہ
ضروری دوائیاں، تسبیح یا کاؤنٹر
پاسپورٹ، ٹکٹ، ویزا اور ضروری کاغذات
سفر سے پہلے اپنے گھر اور دنیاوی کاموں کو درست کر لینا چاہئے؛ تا کہ دورانِ سفر دل میں کوئی پریشانی باقی نہ رہے۔
قرض اگر ہو تو ادا کرے یا قرض خواہ کو اطلاع دے۔
گھر والوں کی کفالت کے لیے رقم چھوڑے۔
اگر کاروبار یا نوکری کے معاملات ہوں تو کسی معتبر اور قابل اعتماد شخص کو ذمہ داری دے کر روانہ ہو۔

سفر کی دعا اور آداب

سفر پر نکلتے وقت مسنون دعائیں پڑھنی چاہئیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر پر نکلتے وقت یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ (مسلم)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس سواری کو مسخر کیا، اور ہم اس پر قابو پانے والے نہ تھے، اور ہم اپنے رب کی طرف ہی پلٹنے والے ہیں۔

سفر میں صبر، عاجزی اور ذکر کی کثرت کرنی چاہیۓ۔

یہ یاد رکھنا چاہیۓ کہ یہ سفر سیاحت کا نہیں؛ بلکہ عبادت کا ہے۔

سفر کا ادب

تین یا زیادہ لوگ ہوں تو ایک کو امیر بنائیں (ابوداؤد)

راستے میں اللہ کا ذکر اور درود شریف کثرت سے پڑھے۔

راستے پر شور، گالی یا تکلیف دینا منع ہے، کسی کا حق نہ مارے، حدود اللہ سے تجاوز نہ کرے۔

روانگی کے وقت احساس

جب ایک بندہ اپنے گھر، وطن اور اہل وعیال کو چھوڑ کر اللہ کے گھر کی طرف روانہ ہوتا ہے تو گویا وہ دنیا کو چھوڑ کر رب کی طرف چل پڑتا ہے، اس وقت دل میں یہ کیفیت ہونی چاہیۓ کہ میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے جارہا ہوں، اور یہ سفر میرے لیے سب سے بڑی سعادت ہے۔

نماز وروزے کے مسائل

اگر 48 میل (77 کلومیٹر) یا اس سے زیادہ دور سفر کی نیت ہو اور ۱۵ دن سے کم کی نیت ہو تو مسافر ہو جاتا ہے، مسافر پر چار رکعت والی نمازیں (ظہر، عصر، عشاء) قصر ہوتی ہیں، یعنی 2 رکعت فرض، فجر کی 2 رکعت وہی رہیں گی اور مغرب کی 3 رکعت بھی مکمل رہیں گی، جمعہ فرض نہیں ؛لیکن اگر شہر میں ہو تو شریک ہونا افضل ہے۔

اور اگر ۱۵ دن سے زائد کی نیت سے کسی مقام پر رک جائے تو وہ مسافر نہیں

کہلائے گا، اس پر مقیم کے احکام لازم ہونگے اور نماز مکمل ادا کرنی پڑے گی۔

عام طور پر جو حضرات ہندوستان سے سفرِ عمرہ کرتے ہیں ان کا سفر ۱۵ دن کا ہوتا ہے(مکہ میں ۷ دن اور مدینہ میں ۷ دن کا قیام ہوتا ہے)اس لیے وہ شخص مسافر ہوگا اور اس پر سفر کے مسائل جاری ہوں گے۔

مسافر کو رمضان کے روزے چھوڑنے کی اجازت ہے، بعد میں قضا کرے، اگر آسانی سے روزہ رکھ سکتا ہو تو رکھ لینا افضل ہے۔

موزوں پر مسح

سفر میں موزوں پر مسح کی مدت 3 دن 3 رات ہے، وضو ٹوٹنے پر نئے وضو میں موزوں پر مسح کافی ہوگا، اتارنے کی ضرورت نہیں۔

محرم کے بغیر

عورتوں کا سفر عورت کا شرعی سفر (48 میل سے زیادہ) محرم کے بغیر جائز نہیں، پردہ اور حیا لازمی ہے۔

محرم شوہر، باپ، بھائی، بیٹا، چچا، ماموں یا رضاعی (دودھ) کے رشتے میں محرم ہو سکتا ہے، اگر عورت بغیر محرم کے سفر کرے تو یہ شرعاً ناجائز ہے۔

سفر سے واپسی

گھر والوں کے لیے تحفہ لانا سنت ہے، اسی طرح دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے۔

احرام کی حقیقت

احرام دراصل اللہ کے حضور بندگی کا اعلان ہے، یہ دو سادہ سفید کپڑوں کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک روحانی حالت ہے جس میں بندہ دنیاوی زیب وزینت اور شان وشوکت کو چھوڑ کر، اپنے آپ کو غلامی اور عاجزی کی حالت میں اللہ کے دربار میں پیش کرتا ہے، جب ایک مسلمان احرام باندھتا ہے تو گویا وہ اپنے آپ کو دنیاوی حیثیتوں (امیری، غریبی، عزت، منصب، لباس کی نمائش) سے آزاد کر دیتا ہے۔

مرد ایک جیسے دو کپڑوں میں ہوتے ہیں، نہ کوئی بادشاہ پہچانا جاتا ہے نہ کوئی فقیر، خواتین بھی سادہ لباس میں ہوتی ہیں۔

جہاز میں نماز

لمبے سفر میں نماز کا وقت آ سکتا ہے، قضاء کر دینا بڑی محرومی ہے، جہاز میں ہی پانی کا محتاط استعمال کرتے ہوئے وضو کر کے نماز پڑھ لینا چاہیے۔

ہوائی جہاز میں فرض، واجب، سنت اور نفل نماز پڑھنا جائز ہے؛ البتہ ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنے میں بھی قبلہ رخ ہونا اور کھڑے ہوکر پڑھنا شرط ہے، ان دو شرطوں میں سے کوئی ایک شرط اگر عذر کے بغیر فوت ہو جائے تو فرض اور واجب نماز ادا نہیں ہوگی، البتہ سنن ونوافل قیام کے بغیر بھی ادا ہو جاتی ہیں۔

اگر ہوائی جہاز میں فرض یا واجب نماز قبلہ رو، کھڑے ہوکر، فرش پر رکوع اور سجدے کے ساتھ ادا کرنا ممکن نہ ہو تو گی فی الحال تشبہ بالمصلین (نمازیوں کی مشابہت) کر لے یعنی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے ہی اشارے سے نماز پڑھ لے، پھر ائرپورٹ پہنچنے پر جس نماز کا وقت باقی ہو اس کا اعادہ کر لے اور باقی نمازوں کی قضا کر لے

میقات کیا ہے؟

میقات: اس مقررہ سرحد کو کہتے ہیں جہاں سے گزرنے والے ہر شخص پر، جو حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو، احرام باندھنا لازم ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف اطراف سے آنے والے مسلمانوں کے لیے الگ الگ میقات مقرر فرمائے:

ذوالحلیفہ (آبارِ علی): مدینہ منورہ سے آنے والوں کے لیے۔

جُحفہ: شام اور مصر کی طرف سے آنے والوں کے لیے۔

قرن المنازل: نجد کی طرف سے آنے والوں کے لیے۔

یلملم: یمن کی طرف سے آنے والوں کے لیے۔

ذاتِ عرق: عراق کی طرف سے آنے والوں کے لیے۔

آج کل جہاز کے ذریعے آنے والوں کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ جب میقات کے قریب پہنچیں تو احرام باندھ لیں، اس لیے سفر سے پہلے ہی جہاز کے اوقات دیکھ کر معلوم کر لینا چاہیے کہ میقات کب آئے گا۔

☆ ہندوستان سے جانے والے زیادہ تر زائرین کا میقات یلملم (یَلَمْلَم) ہے، جہاز والے عموماً جہاز میں یا ہوائی اڈے پر احرام کی چادریں پہن لیتے ہیں، اور جب جہاز میقات کے قریب ہوتا ہے تو اعلان ہوتا ہے کہ نیت کر لیں۔

نوٹ: احتیاطاً فلائٹ شروع ہونے کے بعد ہی نیت کریں، کیوں کہ کبھی اندیشہ رہتا ہے فلائٹ کے کینسل ہونے کا۔

احرام باندھنے کی تیاری

احرام سے پہلے چند کام سنت ہیں: جسم کی صفائی، غسل یا وضو کرنا، ناخن کاٹ لینا، بغل اور زیرِ ناف کے بال صاف کرنا۔

مرد احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگا سکتا ہے اور احرام کے کپڑوں پر بھی لگا سکتا ہے، صاف ستھرا جسم اور کپڑا پہن کر اللہ کے دربار میں جانا چاہیئے۔

مردوں کے لئے احرام

مرد دو سفید غیر سلے ہوئے کپڑوں کو پہنیں: ایک ازار جو کمر سے ٹخنوں تک لپیٹیں۔
دوسرا رداء جو کندھوں پر ڈالیں۔
یہ کپڑے سادہ، بے نقش و نگار اور غیر پرفیوم والے ہوں۔
پیر کی اونچی ہڈی یعنی کعب بھی کھلا رہے۔

خواتین کے لئے احرام

خواتین کے لئے احرام کا کوئی خاص لباس نہیں ہے، بلکہ وہ اپنے عام سادہ اور باپردہ لباس ہی میں نیت کر کے احرام میں داخل ہو جاتی ہیں، چہرے کو ڈھانپنا براہِ راست منع ہے؛ لیکن پردہ کرنا ضروری اور افضل ہے اس لیے ڈھیلا کپڑا یا نقاب استعمال کیا جا سکتا ہے؛ بشرطیکہ کپڑا چہرے کو نہ لگے۔

نابالغ بچے کا بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا

نابالغ بچے پر میقات سے احرام باندھنا شرعاً لازم نہیں، لہذا نابالغ بچہ اپنے والدین کے ساتھ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو سکتا ہے۔

احرام کی نیت اور تلبیہ

احرام پہننے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے، پھر دل میں نیت کرے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، تو اسے میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما لے۔

اگر عربی نہ آتی ہو تو اپنی زبان میں بھی نیت کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا چاہیے۔

مرد بلند آواز سے اور خواتین آہستہ پڑھیں:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيك لا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لا شَرِيْكَ لَكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک ساری تعریفیں تیرے لئے ہیں، ساری نعمتیں تیری ہیں، ساری بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

یہ کلمات گویا بندے کی زبان سے اعلان ہیں کہ: اے اللہ! دنیا نے بلایا؛ لیکن میں نے نہیں سنا، تیرے بلاوے پر لبیک کہا، اے اللہ! اب میں صرف تیرا ہوں، میری زندگی اور میری موت تیرے لئے ہے، اے اللہ! یہ سفر تیری رضا کے لئے ہے، نہ دکھاوا، نہ ریا کاری۔

وضاحت

☆ حج یا عمرے کا احرام صحیح ہونے کے لیے نیت کے ساتھ زبان سے تلبیہ یا اس کے قائم مقام ذکر کے کوئی کلمات ادا کرنا بھی شرط ہے، اگر صرف نیت کی اور زبان سے تلبیہ یا ذکر کا کوئی کلمہ ادا نہیں کیا تو احرام میں داخل نہیں ہوگا؛ البتہ اگر میقات میں داخل

ہونے سے پہلے تلبیہ پڑھ لیا یا ذکر کے کلمات ادا کر لیے تو احرام میں داخل ہو جائے گا؛ لیکن تاخیر کی وجہ سے کراہت ہوگی، اس صورت میں دم لازم نہیں ہوگا اور اگر میقات سے تجاوز کرنے کے بعد تلبیہ یا ذکر کے کلمات ادا کیے تو میقات سے بغیر احرام گزرنے کی وجہ سے دم لازم ہوگا؛ مگر عمرہ بہر حال درست ہو جائے گا۔

احرام کی حالت میں ممنوعات

احرام کے بعد کچھ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں: مرد کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا، خوشبو لگانا یا خوشبو دار چیز استعمال کرنا، ناخن کاٹنا، بال کاٹنا یا توڑنا، شکار کرنا یا کسی جانور کو نقصان پہنچانا، شوہر اور بیوی کے درمیان مباشرت یا عشق و محبت کی باتیں، سر یا چہرہ ڈھانپنا مردوں کے لیے۔

یہ پابندیاں اس لیے ہیں؛ تاکہ بندہ دنیاوی لذتوں سے ہٹ کر اللہ کی عبادت میں یکسو ہو جائے۔

احرام کی نیت سے پہلے خوشبو لگانا جائز ہے

☆ احرام سے پہلے اگر بدن پر کوئی بھی خوشبو یا کپڑوں پر ایسی خوشبو لگائی جس کا عین باقی نہ رہتا ہو، تو احرام کی نیت کرنے کے بعد بھی اگر وہ خوشبو باقی رہے تو اس میں حرج نہیں ہے؛ لیکن اگر احرام سے پہلے کپڑوں پر خوشبو لگائی ہو اور پھر کسی وجہ سے اس احرام کو جسم سے الگ کر دیا، اور اس کپڑے میں خوشبو باقی ہے تو اب چوں کہ وہ حالتِ احرام میں ہے؛ اس لیے دوبارہ اس خوش بودار کپڑے کو پہننا جائز نہیں ہے۔

☆ اسی طرح اگر احرام کی نیت سے پہلے کوئی جِرم والی خوش بو بدن پر لگائی اور پھر احرام کی حالت میں اس کو بدن کے اس حصہ سے اٹھا کر کسی دوسرے عضو میں لگایا تو اب یہ احرام کی حالت میں بدن پر خوشبو لگانے والا شمار ہوگا اور یہ جائز نہیں ہے۔

البتہ اگر کبھی ایسی ضرورت پیش آ جائے، مثلاً احرام سے پہلے خوش بو لگائی اور احرام کی نیت کے بعد جنابت وغیرہ کی حاجت ہوگئی اور دوبارہ یہی احرام پہننا ہو تو اس میں جہاں خوشبو لگائی ہوئی ہے اس جگہ کو اچھی طرح دھو کر پھر احرام کو استعمال کر لے۔

احرام باندھنے کے بعد دل کی کیفیت

جب بندہ احرام اوڑھے تو دل میں یہ احساس ہو: اب میرا کوئی اور مقصد نہیں، صرف اللہ کی رضا ہے، اب میری کوئی زینت نہیں، صرف عاجزی ہے، اب میں دنیا کے تعلقات سے آزاد ہو کر صرف اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں، اب میرا مال، میرا گھر، میری شان و شوکت، سب کچھ پیچھے رہ گیا، غرض ایسی کیفیت ہونی چاہئے کہ جیسے ایک غلام اپنے آقا کے سامنے آتا ہے، نہ کوئی غرور، نہ کوئی تکبر، احرام کا لباس امیر اور غریب، عالم اور جاہل، بادشاہ اور مزدور سب کو ایک جیسا بنا دیتا ہے، کوئی فرق باقی نہیں رہتا، سب ایک جیسے سفید کپڑوں میں، ایک ہی کلمات پڑھتے ہوئے اللہ کے گھر کی طرف بڑھتے ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ یہ سکھاتے ہیں کہ اصل عظمت دولت یا رتبے میں نہیں بلکہ بندگی اور عاجزی میں ہے۔

احرام پہننے کے بعد آرام یا غسل (نہانا) کا حکم

☆ احرام کے بعد آرام کرنا احرام باندھنے کے بعد سونا، لیٹنا، کرسی پر بیٹھ کر آرام کرنا سب جائز ہے، ہاں! مرد اس دوران اپنا سر ڈھانپ نہیں سکتے (مثلاً ٹوپی، رومال یا کمبل اوپر لے کر چہرہ اور سر ڈھانپ لینا منع ہے)۔

☆ عورتیں اپنے عام پردے کے ساتھ آرام کر سکتی ہیں، البتہ چہرہ اور سر ڈھانپنے کے بارے میں پردے کے شرعی اصول ملحوظ رہیں (یعنی نقاب لٹکا سکتی ہیں ؛لیکن کپڑا چپکا ہوا نہ ہو)۔

☆ اگر گرمی کی وجہ سے یا پسینہ آنے کی وجہ سے یا طبی ضرورت کے لئے کوئی شخص احرام کی حالت میں غسل کرنا چاہے تو بالکل کرسکتا ہے۔

☆ نہانے سے احرام ٹوٹتا نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی احرام کی حالت میں غسل فرمایا تھا۔

☆ وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ وضو بھی کیا جاسکتا ہے۔

☆ نہاتے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

خوشبو والے صابن یا شیمپو استعمال نہ کریں، بغیر خوشبو والا صابن یا صرف پانی سے غسل کریں، نہاتے وقت خیال رہے کہ جسم کے بال نہ ٹوٹیں، ناخن کاٹنا یا بال گرانا منع ہے۔

☆ غسل کے بعد احرام کی وہی چادریں دوبارہ اوڑھ لیں۔

☆ اگر چادریں گندی یا گیلی ہو جائیں تو نئی چادریں بھی لی جاسکتی ہیں؛ کیونکہ اصل مقصد احرام کی کیفیت ہے، صرف وہی کپڑے ضروری نہیں۔

☆ اگر احرام کی چادریں اتر جائیں؟ نہانے کے لیے یا کپڑے بدلنے کے وقت اگر احرام کی چادریں کچھ دیر کے لیے اتار دی جائیں تو کوئی حرج نہیں، بس نیت باقی رہے اور ممنوعاتِ احرام (جیسے خوشبو، بال یا ناخن کاٹنا، سر ڈھانپنا وغیرہ) نہ کیے جائیں۔

عمرہ سے پہلے حیض

☆ اگر عورت ابھی میقات سے آگے نہیں نکلی اور اس کو حیض آجائے تو وہ غسل کرکے یا اگر غسل ممکن نہ ہو تو وضو کرکے احرام باندھ لے، تلبیہ پڑھ سکتی ہے، نیت کرسکتی ہے؛ لیکن نماز نہ پڑھے، مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد حیض ختم ہونے اور غسل کرنے تک وہ طواف اور سعی نہیں کرسکے گی، باقی عبادات (دعا، ذکر، درود) کرسکتی ہے۔

اگر عورت کو عمرہ کے دوران حیض یا نفاس

☆ اگر عورت کو عمرہ کے دوران حیض یا نفاس آجائے تو وہ احرام میں رہے گی اور طواف نہیں کرسکے گی، اس دوران صرف ذکر، دعا، تلاوت (زبان سے نہیں، صرف دیکھ کر) اور تسبیحات کرسکتی ہے۔

☆ حیض ختم ہونے اور پاکی حاصل کرنے کے بعد غسل کر کے طواف ادا کرے گی۔

☆ اگر عورت حیض کی وجہ سے عمرہ مکمل نہ کرسکے اور واپسی کا وقت قریب ہو، تو وہ مجبوری کی حالت میں دم (قربانی) دے کر احرام سے نکل سکتی ہے۔

مکہ مکرمہ کے قریب پہنچنے کا منظر

جب حاجی یا معتمر احرام کی حالت میں سفر کرتا ہوا مکہ مکرمہ کے قریب پہنچتا ہے تو اس کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوتی ہے، گھنٹوں کا سفر، راستے کی تھکن اور گرمی کی شدت سب کچھ اس وقت بھول جاتا ہے، اور دل ایک ہی آواز بلند کرتا ہے:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ! یہ وہی شہر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا مرکز بنایا، یہی وہ زمین ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ کعبہ کی بنیاد رکھی، یہی وہ بستی ہے جہاں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولادت پائی، جہاں قرآن کی پہلی آیت نازل ہوئی، جہاں سے اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلی۔

جب گاڑی یا بس کے شیشے سے حرم کی پہلی جھلک نظر آنے لگتی ہے تو دل کی دھڑکن تیز ہوجاتی ہے، زبان بے اختیار تلبیہ میں مصروف ہوجاتی ہے، آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور دل کہتا ہے: یا اللہ! آج وہ دن آگیا جس کی خواہش زندگی بھر دل میں تھی۔

مکہ مکرمہ میں داخلہ

کوشش کرے کہ غسل کر کے، تلبیہ پڑھتا ہوا مکہ میں داخل ہو، دل میں یہ یقین رکھے کہ میں کسی عام شہر میں نہیں؛ بلکہ اللہ کے امن والے گھر میں داخل ہو رہا ہوں، جب مسجد الحرام کے پاس پہنچے تو دل کی کیفیت اور بڑھ جاتی ہے، دروازے سے دائیں پاؤں کے ساتھ داخل ہو اور یہ درود اور دعا پڑھیں:

والصلاة والسلام على رسول الله
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

کعبہ شریف کا پہلا دیدار

جیسے ہی کعبہ شریف سامنے آتا ہے، دل کی حالت الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی، صدیوں سے سننے میں آنے والا منظر آج اپنی آنکھوں کے سامنے ہے، وہی خانۂ کعبہ، وہی سیاہ غلاف، وہی دروازہ، وہی حجرِ اسود، جن کے بارے میں کتابوں میں پڑھا اور خطیبوں سے سنا تھا، اس وقت ہاتھ اٹھا کر خوب دعا کرے؛ کیونکہ یہ موقع قبولیت کا ہے۔ روایت میں آیا ہے کہ کعبہ کا پہلا دیدار ایسا لمحہ ہے جب بندہ جو چاہے دعا مانگے، اللہ اسے قبول فرماتا ہے۔

علماء نے یہ دعا نقل کی ہے:

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَمَهَابَةً، وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهُ وَكَرَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهُ أَوِ اعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَبِرًّا

ساتھ ساتھ اپنی زبان میں بھی دعا کرے: اپنی مغفرت کے لیے، والدین کے لیے، اپنی اولاد کے لیے، اور پوری امت کے لیے۔

کعبہ کی طرف پہلی نظر پڑنے کے وقت کی کوئی متعین ومخصوص دعا نہیں ہے، اُس وقت دل میں جو دعائیں یاد آئیں وہ مانگ لی جائیں، مخصوص دعاؤں کی تعیین کی وجہ سے رقتِ قلب جاتی رہتی ہے؛ لہٰذا اس موقع پر جو اخروی اور دنیاوی حاجات سامنے ہوں وہ مانگ لینا چاہیے، اگر اس طرح کی دعائیں مانگ لی جائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعات بنا دے، یا اس سفر میں میری ساری دعاؤں کو قبول فرمالے تو زیادہ جامع دعا ہوگی۔

حرمین میں عصر کی نماز

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی احادیث میں خاص فضیلت وارد ہوئی ہے؛ اس لیے حرمین شریفین میں مثل اول کے بعد عصر کی نماز با جماعت پڑھ لینا چاہیے، ترک نہیں کرنا چاہیے؛ کیوں کہ بعض احناف نے صاحبین کے قول کے مطابق مثل اول کے بعد عصر کی نماز کے جواز کا فتوی دیا ہے؛ اگر چہ جمہور احناف کا مفتی بہ اور احوط قول یہی ہے کہ مثل ثانی کے بعد عصر کی نماز پڑھی جائے۔

اور حرمین شریفین کے علاوہ کسی اور مسجد میں مثل اول کے بعد عصر کی نماز نہیں پڑھنی چاہیے؛ بلکہ مثل ثانی کے بعد ہی پڑھی جائے اگر چہ اکیلے نماز پڑھنی پڑے؛ کیوں کہ مفتی بہ اور احوط قول یہی ہے اور عام مساجد میں کوئی منصوص فضیلت عارض نہیں ہے۔

صف بندی کا حکم

اگر ہوٹل تک صفیں لگی ہوئی ہیں تب تو ہوٹل میں کھڑے ہوکر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز ہوگا اور اگر ہوٹل اور صف کے درمیان دو صف یا اس سے زائد کا فاصلہ ہے تو امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہ ہوگا، اس قدر فاصلہ اقتداء سے مانع ہوگا؛ اگر چہ صف نظر آرہی ہو، اسی طرح اگر مردوں کے بجائے تین عورتوں سے زائد کی جماعت ہو تو ان اقتدا کرنے والے مردوں کی نماز درست نہ ہوگی جو عورت کے بالکل پیچھے ہوں؛

مسجد حرام میں عورتوں کے لیے ایک جگہ کو خاص کر دیا جاتا ہے اور اس کو گھیر دیا جاتا ہے نیز اس کے دائیں بائیں جانب مردوں کی بھی صفیں رہتی ہیں ؛ اس لیے عورتوں کے پیچھے مردوں کی نماز ادا کرنا درست ہے۔

بیت اللہ کے صحن میں نماز

آج کل ائمہ حرمِ مکی میں بیت اللہ سے کافی فاصلے پر برآمدے میں مخصوص جگہ میں نماز کی امامت کرتے ہیں؛ اور زائرین سمجھتے ہیں کہ ازدحام وغیرہ کی وجہ سے بوجہ عذر امام کے آگے بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے، اس وجہ سے آج کل کچھ کوتاہی دیکھنے میں آرہی ہے، مسجد حرام میں نماز ادا کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اس بات کا اہتمام کرے کہ جس جہت میں امام کھڑا ہو اس جہت میں امام سے آگے نہ ہو، ورنہ نماز (خواہ پنج وقتہ ہو یا نماز جنازہ) ادا نہیں ہوگی ، ازدحام وغیرہ کی وجہ سے بھی امام کی جانب امام سے آگے بڑھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے

طواف کی حقیقت

طواف کا مطلب ہے: کعبہ شریف کے گرد گھومنا، یہ محض جسمانی حرکت نہیں ؛ بلکہ اللہ کی بارگاہ میں بندگی اور محبت کا اعلان ہے، جب حاجی یا معتمر سات مرتبہ کعبہ کا چکر لگا ہے تو گویا وہ کہتا ہے: اے اللہ! میرا دل ہمیشہ تیرے گھر کے گرد ہی گھومے گا، میرا رُخ ہمیشہ تیری طرف ہوگا۔

طواف کے مسائل

طواف کی کوئی مستقل نیت مذکور نہیں ہے، بس دل سے طواف کی نیت کرلینا کہ: اب میں طواف کرنے جارہا ہوں، کافی ہے، دور سے استلام کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے بالمقابل اٹھا کر، ہتھیلیوں کے اندرونی حصے سے

حجرہ اسود کی جانب اشارہ کیا جائے، پھر دونوں ہاتھوں کو چوما جائے۔

بغیر استلام کے بھی طواف درست ہو جائے گا؛ البتہ اس کے ترک کرنے سے ثواب میں کمی آجائے گی۔

حجر اسود کے استلام کا طریقہ

☆ حجر اسود کے استلام کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ حجر اسود پر اور منہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان حجر اسود پر رکھ کر اسے بوسہ دے

☆ اگر حجر اسود کو بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ یا ایک ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر ہاتھ چومے، اگر ہاتھ رکھنا بھی ممکن نہ ہو تو ہاتھ میں موجود لاٹھی یا کوئی بھی چیز حجر اسود سے لگا کر اسے چومے

☆ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو حجر اسود کا رخ کر کے اس کی طرف دونوں ہتھیلیوں سے اشارہ کرے، گویا کہ اس نے اپنے ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہوئے ہیں، تکبیر، لا الہ الا اللہ، حمد و ثنا اور درود شریف پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں کو چومے۔

حجرِ اسود کے استلام یا اشارہ کے سوا

حالتِ طواف میں کعبہ شریف کی طرف سینہ کرنا یا پشت کرنا بالکل ممنوع ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو جتنے حصہ میں سینہ یا پیٹھ کعبہ کی طرف کر کے چلا ہے، اُتنے حصہ کا طواف نہیں ہوگا، اس کا اعادہ کرنا ہوگا، اعادہ میں یا تو الٹے پاؤں اتنا حصہ پیچھے آجائے؛ لیکن اگر رش کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو اس پورے چکر کا اعادہ کرلے۔

چنانچہ حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام کا طریقہ بھی حضرات فقہاء کرام نے یہ لکھا ہے کہ استلام کے وقت جب بیت اللہ کی طرف منہ کرے تو اپنے دونوں قدم اپنی جگہ قائم رکھنے چاہئے اور جب استلام سے فارغ ہو جائے تو چلنے سے پہلے یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں اپنے

دائیں طرف گھوم جائے، اور بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب کرلے اور اسی حالت پر ہو جائے جس پر طواف کرتے ہوئے بیت اللہ کی طرف منہ کرنے سے پہلے تھا؛ تاکہ طواف کا کچھ بھی حصہ بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کی حالت میں طے نہ ہو۔

طواف کے دوران اگر فرض نماز کا وقت آجائے تو فرض نماز میں شریک ہو کر پھر طواف وہیں سے شروع کریں جہاں چھوڑا تھا، سنتوں کے بارے میں بہتر یہی ہے کہ فرض کے بعد پڑھ کر طواف کریں؛ لیکن اگر طواف جلد مکمل کرنے کے لیے کوئی عذر ہو تو طواف مکمل کرکے سنتیں پڑھنے کی گنجائش ہے۔

اسی طرح بہتر یہ ہے کہ نمازِ جنازہ پڑھ کر طواف دوبارہ شروع کریں؛ لیکن اگر کوئی عذر ہو تو طواف مکمل کرنے کی بھی اجازت ہے۔

طواف کے درمیان بلا ضرورت کوئی دوسرا عمل کرنا مکروہ ہے، فرض، سنتیں یا نمازِ جنازہ پڑھنا ضرورت کے تحت داخل ہے، لہذا طواف کے دوران سنتیں یا نماز جنازہ پڑھنے کی وجہ سے صدقہ لازم نہ ہوگا۔

طواف کے دوران اگر عذر پیش آجائے، مثلاً تھک جائے یا کوئی بیماری آجائے اور انسان چل نہ سکے یا کسی ضرورت کے لیے حرم سے باہر جائے تو عذر ختم ہونے تک تاخیر کرنے کی گنجائش ہے، اس کے لیے وقت مقرر نہیں ہے، لیکن عذر زائل ہوجانے کے بعد بلاضرورت طواف کو مؤخر کرنا مکروہ ہے۔

اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو اسی جگہ طواف کا سلسلہ روک دینا لازم ہے اور وضو کرکے وہاں سے طواف کی تکمیل کی جاسکتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ شروع سے طواف دوبارہ کرے۔ (حج وعمرہ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، حرف: ط)

بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے، اس میں اصل حکم یہی ہے کہ طواف کرتے ہوئے سجدہ کی جگہ پر نظر رکھے، بیت اللہ کو بائیں طرف لیتے ہوئے سیدھے چلتے ہوئے

طواف مکمل کرے، اگر خود بیت اللہ کے سامنے والا حصہ نظر آ جائے تو اس میں حرج نہیں ہے؛ لیکن طواف کے دوران کعبۃ اللہ کی طرف چہرہ کرکے دیکھنا یا کسی اور طرف دیکھنا خلافِ ادب اور مکروہ ہے، تاہم طواف ادا ہو جائے گا۔

ہر طواف کے سات چکروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، چاہے طواف فرض ہو یا نفل اور حرم شریف میں پڑھنا سنت ہے، اور مقام ابراہیم اور بیت اللہ سامنے پڑھنا افضل ہے، اگر وہاں جگہ نہ ملے تو پوری مسجد الحرام میں کہیں بھی پڑھ سکتے ہیں، اگر کسی نے یہ دو رکعت مسجد الحرام میں نہیں پڑھی تو اس کو جہاں کہیں بھی ادا کرے، ادا کرنا واجب ہے، جب تک ادا نہیں کرے گا ذمہ سے ساقط نہیں ہوں گی۔

عصر کی نماز کے بعد دو رکعت

احناف کے نزدیک عصر کی نماز کے بعد دو رکعت واجب الطواف ادا کرنا درست نہیں؛ لہذا مناسب یہی ہے کہ مغرب کے وقت کا انتظار کریں۔

طواف شروع کرنے کا طریقہ

طواف ہمیشہ حجرِ اسود سے شروع کیا جاتا ہے، حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر یہ نیت کرے: اے اللہ! میں تیرا طواف کرنا چاہتا ہوں، اسے میرے لیے آسان کر اور قبول فرما، پھر ہاتھ اٹھا کر حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے اور یہ کہے:

بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ إِيمَانًا بِكَ وَتَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! آپ پر ایمان لاتے ہوئے آپ کی کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور آپ کے نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے۔ (الأذكار للنووي، 194، بیروت)

حضرت علی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ پڑھنا ثابت ہے۔

طواف کے دوران اعمال

رمل: مرد اگر پہلے تین چکروں میں ہلکی دوڑ کے انداز (کندھے ہلا کر ذرا تیزی سے چلنے) کی استطاعت رکھتا ہو تو کرے، یہ سنت ہے، باقی چار چکر عام انداز میں چلنا ہے۔

اضطباع: مرد اپنے اوپر کے کپڑے (چادر) کو دائیں بغل کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈالیں؛ تاکہ دایاں کندھا کھلا رہے، یہ صرف طواف کے دوران ہے۔

چند آسان اذکار جو عام طور پر پڑھے جاتے ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَر

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اگر دعائیں عربی زبان میں یاد نہیں ہیں تو اپنی مادری زبان میں دعا کرلے عربی دعائیں ضروری نہیں ہیں۔

مخصوص دعائیں

حضرت مولانا یونس صاحب پالنپوری کی کتاب حج وعمرہ کی آسان دعائیں سے اس کتاب میں کچھ مخصوص دعائیں ذکر کی جاتی ہیں۔

کعبہ شریف پر پہلی نظر کی دعا

جب مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد کعبہ پر پہلی مرتبہ نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ، اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَمَهَابَةً، وَزِدْ مَنْ حَجَّهُ

أَوِ اعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَبِرًّا

(قاضی خاں، جلد ۱، صفحہ ۳۱۵، احکام الحج، صفحہ ۴۳)

طواف اور اس کے ۷ چکروں کی دعائیں

طواف شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ إِيمَانًا بِكَ وَتَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بالمعنی قاضی خاں، جلد ۱، صفحہ ۳۱۶)

طواف کے پہلے چکر میں یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ إِيمَانًا بِكَ وَتَصْدِيقًا بِكَلِمَاتِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔ (قاضی خاں، جلد ۱، صفحہ ۳۱۶)

ہدایت: یہ دعا رکن یمانی پر پہنچنے سے پہلے ختم کر دیں۔ اس لیے کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پڑھنے کے لیے الگ دعا حدیث سے ثابت ہے، جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

دوسرے چکر کی دعا

بِسْمِ اللهِ اللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہہ کر دوسرا چکر شروع کردیں۔ اور دوسرے چکر میں یہ دعا پڑھیں:

اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْأَمْنَ أَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَأَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ، وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُومَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ، اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ، اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

ہدایت: یہ دعا رکن یمانی پر پہنچنے سے پہلے ختم کردیں۔ اور رکن یمانی کے بعد ذیل کی دعا پڑھیں:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

تیسرے چکر کی دعا

بِسْمِ اللهِ اللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہہ کر تیسرا چکر شروع کردیں اور یہ دعا پڑھیں:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ، اللّٰهُمَّ

إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

ہدایت: یہ دعا رکن یمانی پر پہنچنے سے پہلے ختم کر دیں۔اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

چوتھے چکر کی دعا

بِسْمِ اللهِ اللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہہ کر چوتھا چکر شروع کر دیں اور یہ دعا پڑھیں:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا وَعَمَلًا صَالِحًا مَقْبُولًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُورَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُورِ، أَخْرِجْنِي يَا اللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، رَبِّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَنِي وَاخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي مِنْكَ بِخَيْرٍ۔ (كتاب المناسك (٣٩))

ہدایت: یہ دعا رکن یمانی پر پہنچنے سے پہلے ختم کر دیں،اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

پانچویں چکر کی دعا

بِسْمِ اللهِ اللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہہ کر پانچواں چکر شروع کر دیں اور یہ دعا پڑھیں:

اللّٰهُمَّ أَظِلَّنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهُكَ، وَاسْقِنِي مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيئَةً مَرِيئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ۔

ہدایت: یہ دعا رکن یمانی پر پہنچنے سے پہلے ختم کر دیں، اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

چھٹے چکر کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ أَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہ کر چھٹا چکر شروع کر دیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوقًا كَثِيرَةً فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَحُقُوقًا كَثِيرَةً فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِي وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّي وَاغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنَّ بَيْتَكَ عَظِيمٌ وَوَجْهَكَ كَرِيمٌ وَأَنْتَ يَا اللّٰهُ حَلِيمٌ كَرِيمٌ عَظِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔

ہدایت: یہ دعا رکن یمانی پر پہنچنے سے پہلے ختم کر دیں، اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

ساتویں چکر کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ أَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہ کر ساتواں چکر شروع کر دیں۔ اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا كَامِلًا وَيَقِينًا صَادِقًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَحَلَالًا طَيِّبًا وَتَوْبَةً نَصُوحًا وَتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ، رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ۔

ہدایت: یہ دعا رکن یمانی پر پہنچنے سے پہلے ختم کر دیں، اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

مقام ابراہیم پر نماز

طواف مکمل کرنے کے بعد، مقام ابراہیم پر دو رکعت طواف واجب ادا کریں، بہتر ہے کہ آپ قرآن کی اس آیت کو پڑھتے ہوئے آگے بڑھیں:

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (سورۃ البقرہ: 125)

یہاں نماز پڑھتے وقت اگر مقام ابراہیم کے قریب جگہ نہ ملے تو آپ مسجد الحرام میں کہیں بھی یہ نماز ادا کر سکتے ہیں۔

آب زم زم پینے کی دعا

طواف کے بعد آب زم زم پینا سنت ہے، اس وقت یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

(اے اللہ، میں تجھ سے نفع بخش علم، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں)

سعیِ صفا ومروہ

سعی کی حقیقت

سعی کا مطلب ہے: صفا پہاڑی سے شروع کر کے مروہ تک جانا اور پھر مروہ سے واپس صفا آنا، یہ عمل حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی اُس سنت کی یادگار ہے جب وہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لیے پانی تلاش کرتے ہوئے صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتی رہیں، اللہ تعالیٰ کو یہ عمل اتنا پسند آیا کہ قیامت تک آنے والے ہر حاجی اور معتمر پر یہ عمل لازم قرار دے دیا گیا۔

قرآن میں فرمایا: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ (البقرۃ: 158)

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

سعی شروع کرنے کا طریقہ

طواف مکمل کرنے کے بعد طواف اور دو رکعت نمازِ طواف ادا کر کے سعی کے لئے صفا پہاڑی کی طرف آئے۔

نماز کے بعد زم زم کا پانی پینا سنت ہے۔

صفا ومروہ پر کیا پڑھے؟:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ پھر کہے: أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ

پھر صفا پر کھڑے ہو کر کعبہ کی طرف رخ کرے، ہاتھ اٹھا کر خوب دعا کرے،

یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ

وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

اس کے بعد اپنی حاجت کی دعائیں مانگے۔

صفا مروہ کے درمیان عام طور پر آہستہ آہستہ چلے، درمیان میں جہاں سبز نشان (ہری لائٹ) ہے وہاں مردوں کے لیے دوڑنا سنت ہے، عورتیں عام رفتار سے ہی چلیں۔

مروہ پر بھی کعبہ کی طرف رخ کر کے وہی دعا پڑھے جو صفا پر پڑھی تھی۔

پھر واپس صفا کی طرف چلنا شروع کرے۔

صفا سے مروہ جانا ایک چکر ہے، مروہ سے صفا آنا دوسرا چکر ہے، اس طرح آنا جانا سات بار ہوگا، ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔

سعی کے دوران دعائیں

سعی کے دوران بھی کوئی خاص دعا لازم نہیں؛ البتہ اذکار، تسبیحات، قرآن کی تلاوت اور اپنی زبان کی دعائیں پڑھنا بہتر ہے، چند آسان اذکار جو عام طور پر پڑھے جاتے ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ

سعی کا پیغام

یہ سعی دراصل حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے صبر اور قربانی کی یاددہانی ہے، سوچنا چاہیے کہ ایک ماں اپنے شیر خوار بچے کے لیے پانی ڈھونڈنے میں کس طرح پریشان ہو کر دوڑتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اسی جگہ سے زمزم کا چشمہ جاری کیا جو آج تک جاری ہے، اسی طرح حاجی اور معتمر کو اپنی زندگی میں یہ پیغام لینا چاہیے کہ جب بندہ اللہ کے لیے محنت کرتا ہے، جدوجہد کرتا ہے تو اللہ ضرور اس کے لئے آسانی پیدا فرماتا ہے۔

حلق یا قصر کیا ہے؟

حلق: پورے سر کے بال مونڈ دینا۔

قصر: بالوں کو کم از کم ایک پور کے برابر کٹوا لینا۔

دونوں طریقے درست ہیں؛ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلق کرنے والوں کے لیے تین مرتبہ دعا فرمائی اور قصر کرنے والوں کے لیے ایک بار، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حلق افضل ہے؛ لیکن جو شخص سر منڈوانا نہ چاہے یا کسی مجبوری کی وجہ سے نہ کرا سکے تو وہ قصر کر سکتا ہے۔

مردوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ پورا سر منڈوا دیں، اگر قصر کریں تو سر کے بالوں میں سے کچھ حصے کے نہیں بلکہ ہر طرف سے بال چھوٹے کرائیں۔

عورتوں کے لئے

عورتیں سر نہیں منڈوائیں گی؛ بلکہ بالوں کے سرے سے ایک پور (تقریباً ایک انچ) کٹوا لیں۔

یہ کٹائی کسی محرم یا دوسری عورت کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔

حلق یا قصر کے بعد احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں، خوشبو لگانا، عام کپڑے پہننا، ناخن کاٹنا، بال صاف کرنا سب جائز ہو جاتا ہے۔

عمرہ کی تکمیل

اب آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا، اس موقع پر دل میں شکر کے جذبات پیدا ہوں، اور خوب دعا کریں کہ: یا اللہ! اس عمرہ کو قبول فرما، اور آئندہ بار بار اپنے گھر کی حاضری نصیب فرما۔

نفل طواف کا طریقہ

نفلی طواف کے دوران درج ذیل کام کرنا چاہیے:

طہارت اور نیت

طواف سے پہلے وضو کرلیں۔

طواف شروع کرنے سے پہلے دل میں نفلی طواف کی نیت کرنی چاہیے، کہ میں اللہ کے لیے نفلی طواف کی نیت کرتا ہوں۔

طواف کا آغاز

حجر اسود کے کونے پر آئیں اور کعبہ کی طرف رخ کر کے نیت کریں۔

اگر ممکن ہو تو حجر اسود کو بوسہ دیں، ورنہ اسے دائیں ہاتھ سے چھوئیں اور ہاتھ کو بوسہ دیں۔

اگر بھیڑ کی وجہ سے یہ بھی ممکن نہ ہو تو حجر اسود کی طرف ہاتھ سے اشارہ کریں اور 'بسم اللہ، اللہ اکبر' کہہ کر ہاتھ کو بوسہ دے لیں۔

چکروں کی تعداد:

نفلی طواف میں سات چکر لگانا لازمی ہے، ہر چکر حجر اسود سے شروع ہوکر حجر اسود پر ہی ختم ہوتا ہے۔

طواف کے دوران کوئی خاص دعا مقرر نہیں ہے، آپ کوئی بھی دعا پڑھ سکتے

ہیں، تاہم، رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا سنت ہے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

طواف کی تکمیل

ساتوں چکر مکمل ہونے کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو مسجد حرام میں کہیں بھی یہ نماز ادا کر سکتے ہیں۔

نماز کے بعد آب زم زم پینا بھی سنت ہے۔

نفلی طواف

1.نفلی طواف کی فضیلت اور مقصد

نفلی طواف کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور خانہ کعبہ کی تعظیم کرنا ہے، اس کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں، یہ دن یا رات میں کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔

یہ فرض، واجب یا سنتِ مؤکدہ نہیں ہے، بلکہ مستحب ہے۔

2.احرام کا مسئلہ

عمرہ یا حج کے بغیر کیے جانے والے نفلی طواف کے لیے احرام کی ضرورت نہیں ہوتی، آپ اپنے عام لباس میں بھی یہ طواف کر سکتے ہیں؛ لیکن ستر کا پردہ ضروری ہے۔

مردوں کے لیے طواف کے دوران دایاں کندھا ننگا رکھنا (اضطباع) اور پہلے تین چکروں میں تیز چلنا (رمل) سنت ہے، لیکن یہ صرف اس طواف میں ہوتا ہے جس کے بعد سعی کی جائے، چونکہ نفلی طواف کے بعد سعی نہیں ہوتی، اس لیے اس میں رمل اور اضطباع بھی نہیں ہوتا۔

3.طواف کے چکر

طواف کے سات چکر مکمل کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص چار چکروں کے بعد طواف چھوڑ دے تو وہ نفلی طواف مکمل نہیں ہوگا اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

ہر چکر حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور وہیں پر ختم ہوتا ہے۔ اگر کوئی چکر بھول جائے تو اس کو پورا کرنا ضروری ہے۔

4.طہارت کا مسئلہ

طواف کے لیے باوضو ہونا شرط ہے۔ اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو وضو دوبارہ کرنا ضروری ہے اور پھر وہیں سے طواف جاری رکھ سکتے ہیں جہاں سے چھوڑا تھا۔

خواتین کے لیے حیض یا نفاس کی حالت میں طواف کرنا جائز نہیں ہے۔ انہیں پاک ہونے تک انتظار کرنا چاہیے۔

5.طواف کی نماز

نفلی طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، یہ نماز مقامِ ابراہیم کے پیچھے ادا کی جائے تو افضل ہے، ورنہ مسجد حرام میں کسی بھی جگہ ادا کی جا سکتی ہے۔

6.حجر اسود کو بوسہ دینا

اگر حجر اسود کا بوسہ لینا یا رکن یمانی کو چھونا ممکن نہ ہو تو صرف ہاتھ سے اشارہ کافی ہے۔

مکہ مکرمہ کے چند مشہور مقامات

مسجد الحرام

یہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے تعمیر ہونے والا سب سے پہلا گھر ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ (سورۃ آل عمران:96)

یہی وہ مقام ہے جہاں خانۂ کعبہ واقع ہے، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے اللہ کے حکم سے اس کی بنیادوں کو بلند کیا، یہ مرکزِ توحید، قبلۂ اول و آخر، اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں کا مرکز ہے۔

مقامِ ابراہیم

یہ وہ مبارک پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیمؑ کھڑے ہوکر خانہ کعبہ کی دیواریں تعمیر فرمایا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اس پتھر پر ان کے قدموں کے نشان کو ہمیشہ کے لیے محفوظ فرمادیا، قرآن مجید میں اس کی عظمت کا ذکر ان الفاظ میں ہے:

وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (سورۃ البقرۃ:125)

آج بھی طواف کے بعد زائرین اس مقام کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں۔

حجرِ اسماعیلؑ (حطیم)

یہ حصہ کعبہ شریف کی دیوار کے شمالی جانب نصف گول شکل میں واقع ہے، علماء کے مطابق یہ جگہ دراصل بیت اللہ کا حصہ ہے جسے حضرات قریش تعمیر کے وقت وسائل کی کمی کی وجہ سے کعبہ میں شامل نہ کر پائے، بعض مؤرخین کا قول ہے کہ اسی مقام میں حضرت

حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہؑ مدفون ہیں۔

صفا و مروہ

یہ دونوں پہاڑیاں خانہ کعبہ کے مشرقی جانب واقع ہیں، حضرت ہاجرہؑ نے اپنے شیر خوار بچے حضرت اسماعیلؑ کے لیے پانی کی تلاش میں ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سات مرتبہ دوڑ لگائی، اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو قیامت تک کے لیے حج و عمرہ کا ایک واجب رکن (سعی) قرار دیا۔

قرآن میں فرمایا گیا: **إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ** (سورۃ البقرۃ: 158)

یہ واقعہ صبر، توکل اور والدین کے ایمان و یقین کی ایک عظیم مثال ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر (مولد النبی)

یہ مکہ مکرمہ میں وہ بابرکت جگہ ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی، یہ مقام آج بھی "مولد النبی" کے نام سے مشہور ہے، روایات کے مطابق یہ گھر صفا پہاڑی کے قریب واقع تھا، یہ جگہ اسلام کی ابتدا اور نورِ نبوت کی تجلیات کا پہلا مرکز ہے، مکہ مکرمہ کے زائرین خاص طور پر اس مقام کی زیارت شوق و عقیدت سے کرتے ہیں۔

حضرت خدیجہؓ کا گھر

یہ وہ مبارک گھر ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُم المؤمنین حضرت خدیجہؓ قیام فرمایا کرتے تھے، اسی گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیوں کی ولادت ہوئی، ابتدائی وحی کے بعد جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِ حراء سے لوٹے تو حضرت خدیجہؓ نے انہیں اسی گھر میں تسلی و تشفی دی، یہ مقام اسلامی تاریخ کا نہایت مقدس و یادگار گوشہ ہے۔

(مؤرخین کے مطابق یہ گھر صفا و مروہ کے قریب واقع تھا۔)

دارالندوہ (باب الندوہ)

دارالندوہ قریشِ مکہ کا مرکزی ایوانِ مشاورت تھا، یہ حضرت قصی بن کلاب نے قریش کی سیاسی و اجتماعی مجالس کے لیے تعمیر کیا تھا، یہی وہ جگہ تھی جہاں بڑے بڑے فیصلے کیے جاتے تھے، مثلاً جنگ و صلح، نکاح، یا اہم قبائلی معاملات، اسلام کے ابتدائی دور میں کفارِ مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف سازشیں بھی یہیں تیار کیں مثلاً ہجرت سے قبل قتلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منصوبہ بندی۔ (یہ مقام بعد میں حرم شریف کی توسیع میں شامل کر لیا گیا۔)

حمام ابوجہل

یہ ایک قدیم غسل خانہ تھا جو ابوجہل کے نام سے منسوب ہے، روایات میں آتا ہے کہ ابوجہل نے اپنے لیے یہاں حمام بنایا تھا، جو بعد میں اہلِ مکہ میں معروف مقام بن گیا، اسلامی ادوار میں یہ جگہ تاریخی حیثیت سے یاد رکھی جاتی رہی، اگرچہ اب اس کا کوئی ظاہری نشان باقی نہیں۔

منزل ابوبکر

حضرت ابوبکرؓ کا گھر (منزل ابوبکر) یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ مکہ میں قیام فرمایا کرتے تھے، اسی گھر سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی رات حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ مدینہ منورہ کے سفر کا آغاز کیا، تاریخی اعتبار سے یہ جگہ اسلام کی دعوت، ہجرت اور قربانی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ (یہ مقام اب حرم کے قریب توسیع میں شامل ہے۔)

جبل ابوقبیس

یہ مکہ مکرمہ کا مشہور پہاڑ ہے جو کعبہ کے بالکل بالمقابل واقع ہے، بعض روایات کے مطابق یہی زمین کا سب سے پہلا پہاڑ تھا، اسی پہاڑ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شق القمر

یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ دکھایا، قدیم مؤرخین کے مطابق حضرت آدمؑ نے زمین پر اترنے کے بعد سب سے پہلے اسی پہاڑ پر قیام کیا تھا، یہ پہاڑ مکہ کے قدرتی حسن اور روحانی تاریخ دونوں کا حامل ہے۔

جبل الکعبہ

یہ پہاڑ خانۂ کعبہ کے قریب واقع ہے، روایت ہے کہ خانہ کعبہ کی تعمیر میں استعمال ہونے والے کچھ پتھر اسی پہاڑ سے لائے گئے تھے، اس نسبت سے اسے جبل الکعبہ کہا جاتا ہے، یہ پہاڑ مکہ کی جغرافیائی ساخت اور تاریخی عمارتوں کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔

بئرِ طُوَاء

یہ مکہ مکرمہ کے اندر ایک قدیم کنواں تھا، روایت کے مطابق نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو اسی کے پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے، بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فتح مکہ کے دن اسی کنویں کے پانی سے غسل فرمایا، یہ کنواں نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سنت اور مکہ کے قدیم آثار میں سے ایک ہے۔

جبل قیقعان

یہ پہاڑ مکہ مکرمہ کے مغربی جانب واقع ہے اور قدیم مؤرخین نے اسے مکہ کے اہم پہاڑوں میں شمار کیا ہے، اس کی بلندی سے شہر مکہ کا خوبصورت منظر دکھائی دیتا تھا، بعض قدیم قبائل کی بستیاں اس کے اطراف میں آباد تھیں، یہ پہاڑ مکہ کے جغرافیائی توازن اور تاریخی حدود کی شناخت میں اہم کردار رکھتا ہے۔

مکہ مکرمہ کی تاریخی مساجد

مکہ مکرمہ صرف خانہ کعبہ کی وجہ سے ہی نہیں؛ بلکہ اس کے اردگرد موجود تاریخی مساجد کی وجہ سے بھی برکتوں اور یادوں کا مرکز ہے،ان مساجد میں وہ روحانی لمحات پوشیدہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عبادت، دعا اور دعوتِ دین میں گزارے۔

مسجدِ اجیاد

یہ مسجد کعبہ کے قریب ایک قدیم عبادت گاہ تھی، یہاں مکہ کے رہائشی اور زائرین بڑی تعداد میں نماز ادا کرتے تھے،تاریخی روایات کے مطابق، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی کبھار یہاں تشریف لاتے اور صحابہ کرام کو نصیحت فرماتے،آج یہ علاقہ حرم کی توسیع میں شامل ہو چکا ہے۔

مسجدِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

یہ مسجد اس مقام پر واقع تھی جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گھر تھا، ہجرتِ مدینہ سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہاں تشریف لاتے،اسی گھر سے ہجرت کی رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روانگی فرمائی، بعد میں یہاں مسجد تعمیر کی گئی تاکہ اس مبارک مقام کی یاد باقی رہے۔

مسجدِ علی رضی اللہ عنہ: یہ مسجد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نسبت سے مشہور ہے، بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے یہاں قیام یا عبادت فرمائی تھی، یہ جگہ اہلِ بیت کی

محبت اور قربانیوں کی یاد دلاتی ہے۔

مسجدِ ابراہیمؑ

یہ مسجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عبادت اور دعاؤں سے منسوب ہے، یہی وہ مقام ہے جہاں آپ نے بیت اللہ کی تعمیر کے دوران رکوع و سجود کیے اور دعا کی:

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (البقرہ:۱۲۷)

مسجدِ عمرؓ

مکہ کے بعض مؤرخین کے مطابق، یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قبولِ اسلام کے بعد عبادت کیا کرتے تھے، وہیں سے ان کی بہادری، ایمان کی طاقت، اور اسلام کی شوکت کا پیغام مکہ میں پھیلا۔

مسجدِ حمزہؓ

یہ مسجد حضرت سید الشہداء حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی نسبت سے منیٰ کے قریب واقع تھی، کہا جاتا ہے کہ آپ یہاں سے غزوات کی تیاری یا دعا کے لیے آیا کرتے تھے، یہ مسجد شہادت، بہادری، اور ایمان کی علامت ہے۔

مسجدِ الجن

یہ مسجد اس مقام پر واقع ہے جہاں ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنات کو قرآن سنایا اور وہ ایمان لے آئے، اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو قرآن میں ذکر فرمایا:

﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا﴾ (الجن:1)

یہ مسجد آج بھی موجود ہے اور زائرین وہاں نماز ادا کرتے ہیں۔

مسجدُ الرَّایہ

وہ تاریخی مقام ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتحِ مکہ کے دن اسلام کا پرچم نصب فرمایا تھا، یہ عمل اسلام کی سربلندی، فتح اور امن کی علامت بن گیا، اس مسجد کو مسجد الرایہ یعنی پرچم والی مسجد کہا جاتا ہے۔اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار قریش کے لیے عام معافی کا اعلان فرمایا: **اِذْهَبُوا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ** جاؤ،تم سب آزاد ہو۔(ابن ہشام،السیرۃ النبویہ)

مسجد البیعہ

یہ مسجد منیٰ کے قریب واقع ہے، یہاں وہ تاریخی واقعہ پیش آیا جب اہلِ مدینہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعتِ عقبہ کی، یعنی دین کی نصرت اور دفاع کا عہد کیا، اسی جگہ کی یاد میں گارے کے طور پر بعد میں مسجد تعمیر کی گئی، جسے مسجد البیعہ کہا جاتا ہے۔

مسجد الشجرہ

یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کے نیچے اپنے صحابہؓ سے بیعتِ رضوان لی، قرآنِ کریم میں اسی بیعت کا ذکر ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

(الفتح: ۱۸) بعد میں اسی مقام پر ایک مسجد بنائی گئی جو مسجد الشجرہ کے نام سے معروف ہے۔

مسجد الاجابہ

یہ مسجد مکہ مکرمہ کے قریب واقع ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں دعا فرمائی تھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزیں مانگیں: امت پر قحط نہ آئے۔ دشمن ان پر غلبہ نہ پائیں۔ امت میں آپس میں فرقہ بندی نہ ہو۔ پہلی دو دعائیں قبول ہوئیں، تیسری دعا مؤخر رکھی گئی، اسی واقعے کی یاد میں اس جگہ کو مسجد الاجابہ کہا گیا۔

قریبی محلے اور تاریخی مقامات

شعبِ ابی طالب

یہ وہ وادی ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اہلِ بیت اور بنو ہاشم کو تین برس تک قریش نے محصور رکھا، کھانے پینے کی اشیاء بند کر دی گئیں، حتیٰ کہ بھوک اور تکلیف کی شدت سے بچوں کے رونے کی آوازیں گونجتی تھیں، یہ صبر و استقامت، ایثار اور ایمان کی لازوال داستان کا مقام ہے۔

شعبِ بنی عامر

یہ قریش کے قبیلہ بنو عامر کی بستی تھی، اسلام کے ابتدائی دور میں یہاں کے بعض افراد نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت سنی؛ مگر زیادہ تر نے مخالفت کی، یہ وادی مکہ کے قبائلی نظام اور اس دور کی سماجی ساخت کی عکاسی کرتی ہے۔

شعبِ بنی نوفل

یہ وادی قریش کی ایک شاخ بنو نوفل کے زیرِ تصرف تھی، اسلام کے ابتدائی پیغام کے دوران یہ لوگ بھی مخالفت میں پیش پیش رہے، آج یہ مقام مکہ کے پرانے تاریخی محلات میں شمار ہوتا ہے۔

شعبِ بنی عبدالدار

دارالندوہ کے قریب یہ وادی تھی جہاں قریش کے بڑے بڑے سردار جمع ہو کر فیصلے کیا کرتے تھے، اسلام سے قبل کے قومی و قبائلی مشوروں کا مرکز یہی علاقہ سمجھا جاتا تھا، یہ جگہ مکہ کی سیاسی تاریخ کی گواہ ہے۔

شعبِ محصب (خیف)

یہ وادی منیٰ کے قریب واقع ہے، نبی کریم ﷺ نے ایامِ تشریق (یعنی قربانی کے دنوں کے بعد) یہاں قیام فرمایا، پھر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے، یہ جگہ سنتِ نبوی کے لحاظ سے پر معنی اور روحانی مقام رکھتی ہے۔

جنتُ المعلیٰ (مکہ مکرمہ کا قدیم قبرستان)

یہ مکہ مکرمہ کا سب سے پرانا اور محترم قبرستان ہے، یہاں اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہؓ، نبی ﷺ کے صاحبزادے حضرت قاسمؓ، اور آپ ﷺ کے کئی قریبی رشتہ دار مدفون ہیں، یہ مقام اہلِ ایمان کے دلوں میں عقیدت واحترام کا مرکز ہے۔

مقبرہ الشبیکہ

یہ مکہ کا ایک قدیم قبرستان ہے جہاں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبور ہیں، روایات کے مطابق اسلام کی پہلی شہیدہ حضرت سمیہؓ کو اسی علاقے میں شہید کیا گیا، یہ جگہ اسلام کی قربانی اور ثابت قدمی کی ایک لازوال علامت ہے۔

غارِ حراء (جبلِ نور)

یہ غار جبلِ نور کے پہاڑ پر واقع ہے، جہاں نبی اکرم ﷺ عبادت وغور وفکر میں وقت گزارتے تھے، یہیں آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی، جب آپ کی عمر مبارک چالیس برس تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات نازل فرمائیں:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ○ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (سورۃ العلق: ۱ تا ۵) یہ غار نزولِ وحی اور آغازِ نبوت کی برکتوں سے معمور ہے، اور آج بھی زائرین عقیدت سے اسے دیکھنے آتے ہیں۔

حج کے مقامات (مشاعر)

مقام ذبح (حضرت اسماعیلؑ)

روایت ہے کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو اللہ کے حکم پر ذبح کرنے کا ارادہ کیا تھا (اکثر علماء اسے منیٰ کے مقام سے جوڑتے ہیں)۔

منیٰ

منیٰ مکہ مکرمہ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک وادی ہے، یہ حج کے بنیادی مقامات میں سے ہے جہاں حاجی رمیِ جمار (شیطان کو کنکریاں مارنے) کی عبادت انجام دیتے ہیں، یہ وہی جگہ ہے جہاں حضرت ابراہیمؑ نے شیطان کو تین بار کنکریاں ماری تھیں جب اس نے قربانی سے باز رکھنے کی کوشش کی تھی، منیٰ میں حاجی ایامِ تشریق گزارتے ہیں اور قربانی بھی یہی انجام دیتے ہیں۔

مسجد الخیف

یہ مسجد منیٰ کی وادی میں واقع ہے اور نہایت فضیلت والی جگہ ہے، روایات کے مطابق ستر انبیاء علیہم السلام نے یہاں نماز ادا کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہاں قیام فرمایا اور نمازیں ادا کیں، اس مسجد کا ذکر اہلِ مکہ کے بزرگ علما نے ہمیشہ بطورِ زیارتِ خاص کیا ہے۔

مزدلفہ (المشعر الحرام)

یہ منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک وادی ہے، حاجی عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں رات گزارتے ہیں، یہاں نمازِ مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں اور صبح فجر

کے بعد اللہ کا ذکر و دعا کی جاتی ہے، اسی جگہ سے حاجی رمی کے لیے کنکریاں جمع کرتے ہیں، قرآن مجید میں فرمایا گیا:

فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ

(سورۃ البقرۃ:۱۹۸)

عرفات کا میدان

حج کا سب سے عظیم اور بنیادی رکن ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الحج عرفة (یعنی حج عرفات ہی ہے سنن ترمذی، حدیث:۸۹۹)

حاجی 9 ذی الحجہ کو یہاں وقوف کرتے ہیں، دعا اور استغفار میں مشغول رہتے ہیں، یہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خاص رحمت نازل فرماتا ہے اور گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

جبل رحمت (عرفات)

یہ پہاڑی عرفات کے میدان میں واقع ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اسی مقام پر کھڑے ہو کر توحید، مساوات، عورتوں کے حقوق اور انسانی برابری کا عظیم خطبہ دیا، یہ پہاڑ اب جبلِ رحمت کہلاتا ہے؛ کیونکہ اسی دن اللہ کی بے پایاں رحمتیں نازل ہوئیں۔

مسجد نمرہ

یہ مسجد عرفات کے میدان میں واقع ہے، جہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر تاریخی خطبہ دیا، آج بھی حج کے دن لاکھوں حاجی یہاں نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے ادا کرتے ہیں، یہ مسجد اسلامی اتحاد اور حج کے اجتماعی شعور کی علامت ہے۔

غارِ ثور مکہ مکرمہ کے جنوب میں جبلِ ثور پر واقع ہے۔ ہجرتِ مدینہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تین دن تک یہاں چھپے رہے تاکہ کفارِ مکہ سے محفوظ

رہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لیے عجیب نشانیاں ظاہر فرمائیں: ایک مکڑی نے جالا بن دیا اور ایک کبوتر نے انڈے دیے، جس سے دشمنوں کو گمان ہوا کہ یہاں کوئی داخل نہیں ہوا، یہ واقعہ قرآن میں اس طرح بیان کیا گیا:

إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا (سورة التوبة:40)

جامعہ ام القریٰ

زیارات کے موقع پر جامعہ کی بھی زیارت کرائی جاتی ہے۔

1949ء (1369ھ) میں شاہ عبدالعزیز نے کلیۃ الشریعہ کے نام سے مکہ مکرمہ میں ایک کالج اعلیٰ تعلیم کے لیے پہلے ملکی ادارہ کے طور پر قائم کیا، یہ ادارہ ام القراء یونیورسٹی کی بنیاد بنا اور اب بھی اس یونیورسٹی کا سب سے مشہور کالج ہے، اس کے بعد بھی کافی اعلیٰ تعلیمی ادارے بنتے رہے؛ تاہم یہ کالج اور ام القری یونیورسٹی اسلامی تعلیمات اور سائنسی تعلیم کے شعبوں میں اپنی کارکردگی اور مکہ مکرمہ کے مقدس شہر میں ہونے کے باعث بہت مشہور رہیں۔

میقات وعمرہ کے مقامات

مسجد تنعیم (مسجد عائشہؓ)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو یہاں سے عمرہ کا احرام باندھنے کا حکم دیا تھا، یہ اہل مکہ کی میقات ہے۔

مسجد جعرانہ

یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ حنین کے بعد غنائم کی تقسیم فرمائی، اسی نسبت سے یہ تاریخی مقام ہے، یہاں سے اہل مکہ اکثر عمرہ کا احرام باندھتے ہیں، یہ ایک میقات کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔

جعرانہ کا کنواں

روایت ہے کہ اسی مقام پر ایک کنواں تھا جہاں سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ نے پانی پیا، مؤرخین نے اس کا ذکر کیا ہے، یہ بھی زیارت کی جگہوں میں شمار ہوتا ہے۔

حنین کا میدان (وادئ حنین)

یہ وادی مکہ اور طائف کے درمیان واقع ہے، یہاں سن 8 ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کفار ہوازن کے درمیان جنگ ہوئی، جسے غزوہ حنین کہا جاتا ہے، قرآن میں اس جنگ کا ذکر آتا ہے: لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ (التوبہ:25)۔



مکہ کے اردگرد وسیع فاصلے پر تاریخی مقامات



نہرِ زبیدہ

عباسی دور کی نیک دل ملکہ زبیدہ بنت جعفر، جو خلیفہ ہارون الرشید کی زوجہ تھیں، انہوں نے حاجیوں کی سہولت کے لیے مکہ مکرمہ تک پانی پہنچانے کا عظیم منصوبہ شروع کیا، اس کے لیے ایک طویل نہر تعمیر کی گئی جو آج بھی ''نہرِ زبیدہ'' کے نام سے مشہور ہے، یہ کارِ خیر ان کی خدمتِ خلق اور دین سے محبت کی روشن مثال ہے۔

قبرِ حضرت میمونہؓ (زوجۂ رسول ﷺ)

مدینہ منورہ کے راستے میں سرف کے مقام پر یہ بابرکت قبر موجود ہے، حضرت میمونہ بنت الحارثؓ نبی اکرم ﷺ کی آخری زوجہ تھیں جن سے آپ ﷺ نے نکاح فرمایا، آپؓ کا وصال اسی مقام پر ہوا اور آپؓ کو یہیں دفن کیا گیا، آج بھی یہ جگہ زیارت گاہ اور عبرت کا مقام ہے کہ دنیا کی عزت و رشتہ داریاں سب دین کی خدمت اور قربِ رسول ﷺ سے نکھرتی ہیں۔

طائف کے اہم مقامات

مسجد عبداللہ بن عباسؓ

یہ طائف کی معروف اور تاریخی مسجد ہے، یہاں نبی ﷺ کے چچازاد بھائی اور جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا مزار مبارک ہے، آپؓ علمِ قرآن کے امام، مفسرِ رسول ﷺ، اور علم و بصیرت کے پہاڑ تھے، ان کی مسجد اور مزار علم و ہدایت کی علامت ہیں۔

وادی طائف (وادی بنی ثقیف)

یہ وہ وادی ہے جہاں نبی کریم ﷺ تبلیغِ دین کے لیے تشریف لائے تھے، اہلِ

طائف نے آپ ﷺ کو ستایا، پتھر مارے، یہاں تک کہ خون مبارک آپ ﷺ کے جوتوں میں بھر گیا؛ مگر نبیِ رحمت ﷺ نے بددعا کے بجائے ہدایت کی دعا فرمائی، کچھ عرصے بعد یہی وادی ایمان و اسلام کی روشنی سے منور ہوگئی، یہ مقام ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ صبر، عفو، اور خیر خواہی ہی انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے، اور حق کی دعوت میں مصیبتیں کامیابی کا زینہ ہوتی ہیں۔

باغ عتبہ وشیبہ (باغ عتبہ بن ربیعہ)

کہا جاتا ہے کہ اسی باغ میں نبی ﷺ کو زخمی حالت میں پناہ ملی تھی، اور یہاں آپ ﷺ کی ملاقات عدّاس نامی عیسائی غلام سے ہوئی تھی، جس نے اسلام قبول کیا۔
اس موقع پر کی گئی دعاء:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضَعْفَ قُوَّتِي،
وَقِلَّةَ حِيلَتِي وَهَوَانِي عَلَى النَّاسِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ، وَاَنْتَ رَبِّي، اِلٰى مَنْ تَكِلُنِي اِلٰى بَعِيْدٍ يَتَجَهَّمُنِي اَوْ اِلٰى عَدُوٍّ مَلَّكْتَهُ اَمْرِي اِنْ لَمْ يَكُنْ بِكَ غَضَبٌ عَلَيَّ فَلَا اُبَالِي وَلٰكِنْ عَافِيَتَكَ هِيَ اَوْسَعُ لِي، اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِي اَشْرَقَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ،
وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مِنْ اَنْ تُنَزِّلَ بِي غَضَبُكَ اَوْ تَحُلُّ بِي سَخَطُكَ، لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

اے اللہ! میں آپ سے اپنی کمزوری، بے بسی اور لوگوں کے نزدیک تیرے رسول کی بے قدری کا شکوہ پیش کرتا ہوں، اے ارحم الراحمین! آپ کمزوروں کے رب ہیں، آپ میرے بھی رب ہیں، اے اللہ! آپ مجھے کن لوگوں کے حوالے کر رہے ہیں؟ کیا کسی بیگانے کے جو میرے ساتھ سختی سے پیش آتا ہے یا کسی دشمن کے حوالے کیا جس کو آپ نے میرے معاملے کا مالک بنا دیا ہے؟ اے اللہ! اگر آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں

تو مجھے کوئی پرواہ نہیں؛ لیکن آپ کی عافیت میرے لیے زیادہ باعث وسعت ہے، میں آپ کی ذات کے اس نور-جس نور سے تاریکیاں روشن ہوجاتی ہیں اور جس نور کی برکت سے دنیا اور آخرت کے معاملات ٹھیک ہوجاتے ہیں۔ پناہ مانگتا ہوں کہ آپ مجھ پر اپنا غصہ نازل کریں یا آپ کا عتاب میرے اوپر نازل ہو۔اے اللہ! تیری ہی خوشنودی چاہیے یہاں تک کہ آپ مجھ سے راضی ہوجائیں اور آپ کے بغیر کسی کا کوئی زور اور کسی کی کوئی طاقت نہیں۔

مسجد عداس

یہ طائف میں ایک تاریخی مقام ہے جہاں عداس ؓ نامی شخص نے نبی ﷺ کی خدمت کی، عداس ؓ، جو ایک نیک دل شخص تھا، نبی کریم ﷺ کے اخلاق و حسن سلوک سے متاثر ہوئے اور اپنے ہاتھوں اسلام قبول کیا، یہ مقام آج بھی ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ نیک عمل اور خدمتِ خلق سے لوگوں کے دل ہدایت کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

مسجد ابن عباس ؓ کے قریب قدیم بازار

طائف اسلام سے قبل اور بعد میں ایک تجارتی مرکز تھا، یہاں کے قدیم بازار بھی تاریخ کی یاد دلاتے ہیں۔

عروان وادی/نخلستان

کہا جاتا ہے کہ یہاں بھی نبی ﷺ نے قیام فرمایا تھا اور دعا کی تھی۔

مسجد الکوع

جبل ابوزبیدہ کے پہاڑوں اور گلستانوں کے بیچ ایک ایسی تاریخی مسجد موجود ہے جو دیکھنے والوں کو کئی صدیاں پیچھے لے جاتی ہے۔

مسجد المدھون

اس مسجد کو یہ نام اس پہاڑ کے حوالے سے دیا گیا ہے جس میں یہ مسجد قنطرہ بھی ہے ؛ کیونکہ یہ العین پل کی تعمیر کے بعد اس کے سامنے سے گزرتی تھی۔

قابیل مسجد: یہ قابیل خاندان کے کھیت کے ساتھ واقع ہے۔

جبرہ المخز ومیہ

طائف میں واقع پرانا محل سمجھا جاتا ہے، یہ محل خلافت بنو امیہ کے دور میں 114ھ میں تعمیر کیا گیا اور اسے جبرہ المخز ومیہ کا نام دیا گیا، یہ تین منزلہ محل ہے جس کے سامنے ایک بڑا صحن ہے، اس کے اطراف میں کئی باغات اور کھیت ہیں جو اس کی شان وشوکت میں اضافہ کرتے ہیں۔

شبرا محل

یہ چار منزلہ عمارت ہے جس میں 150 کمرے ہیں، سنہ 1995ء میں اس محل کو ثقافتی میوزیم میں تبدیل کر دیا گیا تھا، اس میں موجود قدیم زرعی آلات، تعمیرات کے لیے استعمال ہونے والے آلات، تیل نکالنے والے آلات اور قدیم جنگی آلات کے نمونے محفوظ کیے گئے ہیں۔

قصر الخرابہ

یہ محل طائف شہر کے شمال میں واقع ہے، اس کے قریب زبیدہ کا کنواں واقع ہے جہاں سے پانی کی 50 نالیاں نکالی گئی ہیں، پرانے زمانے میں یہاں سے عراق کے حجاج کرام حجاز مقدس میں داخل ہوتے تھے، کہا جاتا ہے کہ یہ محل خلیفہ ہارون الرشید کے دور میں بنایا گیا، اس محل کی دیواروں پر دور جاہلیت کے شاعروں کے اشعار بھی کندہ کیے ہیں جو آج بھی دیکھنے والوں کو سیکڑوں سال پیچھے لے جاتے ہیں۔

مکہ سے مدینہ کے درمیان

وادی فاطمہ (مرّ الظہران)

مکہ مکرمہ سے مدینہ کے راستے میں آتا ہے، یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گزر رہوا تھا۔

غدیر خمیہ: مکہ مکرمہ اور مدینہ کے درمیان جُحفہ کے قریب ہے، یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع سے واپسی پر صحابہ کرام کو اہم نصیحتیں فرمائیں۔

بدر کا میدان: مدینہ کے راستے میں بدر کا مقام آتا ہے، یہ وہی تاریخی میدان ہے جہاں اسلام کی پہلی عظیم جنگ لڑی گئی اور اللہ نے اہلِ ایمان کو فتح عطا فرمائی۔

مسجد عریش: یہ وہ مقام ہے جہاں غزوۂ بدر کے دوران صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک چھوٹا سا عریش (سایہ دار جگہ) بنایا تھا؛ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں کھڑے ہو کر اللہ کے حضور دعا کریں، اس جگہ بعد میں مسجد تعمیر کی گئی جو مسجد عریش کہلاتی ہے۔

ابو جہل کی قبر: یہ جو اسلام کا بڑا دشمن تھا، غزوہ بدر میں مارا گیا اور اسی کنویں میں پھینکا گیا جس میں باقی کفارِ مکہ کی لاشیں ڈالی گئیں، یہ کنواں ابو جہل کے انجام کی نشانی بھی ہے۔

بدر کا کنواں (جہاں کفار کو ڈالا گیا)

شروع اسلام کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں تھے اور قریب ہی قریش کے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، پھر عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر اسے ڈال دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے

اپنا سر نہ اٹھا سکے، آخر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر سے اس اوجھڑی کو ہٹایا اور جس نے یہ حرکت کی تھی اسے برا بھلا کہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بددعا کی کہ اے اللہ! قریش کی اس جماعت کو پکڑ۔ اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو برباد کر، پھر میں نے دیکھا کہ یہ سب بدر کی لڑائی میں قتل کر دیے گئے، اور ایک کنویں میں انہیں ڈال دیا گیا تھا سوائے امیہ یا اُبی کے کہ یہ شخص بہت بھاری بھرکم تھا، جب اسے صحابہ نے کھینچا تو کنویں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے جوڑ جوڑ الگ ہو گئے۔ [صحيح البخاري حدیث:3185]

بئرِ غرس

یہ مدینہ منورہ میں مشہور کنواں ہے، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس کا پانی پیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ جنت کے چشموں میں سے ایک چشمے کا پانی ہے۔

بئرِ شفاء

یہ بھی مدینہ منورہ میں ایک مشہور کنواں ہے، کہا جاتا ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس کے پانی میں لعاب دہن مبارک ڈالا تو وہ شفا کا ذریعہ بن گیا۔ لوگ اس کنویں کے پانی سے علاج کرتے تھے۔

ابوذر غفاریؓ کا مکان

حضرت ابوذر غفاریؓ اسلام قبول کرنے والے ابتدائی صحابہ میں سے ہیں، ان کا تعلق قبیلہ غفار سے تھا جو مکہ مکرمہ کے راستے پر مدینہ اور مکہ کے درمیان کے علاقے میں آباد تھا۔

ابواء: حضرت (آمِنہ کی قبر) راستے میں مقام ابواء آتا ہے جہاں نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کی قبر مبارک ہے۔

رجیع کا مقام: راستے میں ایک جگہ ہے جہاں آٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دھوکہ سے شہید کیا گیا تھا۔

ذوالحلیفہ: (ابیار علی، میقات مدینہ) یہ مدینہ منورہ کے قریب ہے اور اہلِ مدینہ کے لیے میقات ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں سے حج اور عمرہ کے لیے احرام باندھا تھا۔

مدینہ منورہ کی حاضری

مدینہ منورہ کا سفر ہر مومن کے لیے صرف جسمانی حرکت نہیں؛ بلکہ یہ دل و جان کی ایک روحانی مشق ہے، ایک عاشقانہ تربیت ہے، یہ سفر ہمیں نبی کریم ﷺ کی محبت، ان کی سنت، اور بزرگان دین کے عشق کی حقیقت سے متعارف کراتا ہے، جب کوئی شخص مدینہ پاک حاضر ہوتا ہے، تو وہ اپنے آپ کو نہ صرف ایک تاریخی مقام پر لے جاتا ہے بلکہ اپنی روح کو بھی اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کی قربت کے لیے تیار کرتا ہے، مدینہ کی فضاؤں میں قدم رکھنے سے پہلے دل میں نور پیدا کرنا، سنتوں کے مطابق خود کو سنوارنا، اور عشق رسول ﷺ کی چنگاری دل میں روشن کرنا ضروری ہے، حجر اسود کو بوسہ دینا، کعبہ کے گرد پھیرے لگانا، دو چادریں پہن کر سادہ زندگی اختیار کرنا یہ سب ظاہری عبادات نہیں؛ بلکہ دل کی محبت اور عشق کے عملی اظہار ہیں، اگر دل میں عشق نہ ہو، تو سفر کی مشقتیں پہاڑ بن جاتی ہیں، اور محبت کی چنگاری نہ ہونے سے یہ روحانی فوائد حاصل نہیں ہوتے، یہی وجہ ہے کہ بزرگان دین اور عاشقان رسول ﷺ کے قصے ہمارے لیے مشعل راہ ہیں، جو بتاتے ہیں کہ مدینہ منورہ اور زیارتِ قبر نبی ﷺ کے حقیقی فیض کے لیے دل کو صاف اور روح کو تیار کرنا ضروری ہے۔

عشق رسول ﷺ اور بزرگانِ دین کی داستانیں

یہ وہ مقام ہے جہاں ہر عاشق کو اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کی محبت اور سنت کے مطابق تیار کرنا ہوتا ہے، زیارتِ روضۂ اقدس نبی ﷺ کے دوران دل میں نور اور اخلاص کے بغیر جانے والا شخص حقیقت میں اس فیض سے محروم رہتا ہے، اس تیاری کے

بغیر کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے چہرے کے ساتھ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضری دے۔

یہ کیسا مسلمان ہے جو بغیر تیاری کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں جائے؟ کس طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر حاضری دے گا؟ یہ چہرہ لے کر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کیسے پہنچے گا؟ ہم کسی کو ہلکا نہیں سمجھ رہے، نہ یہ کہ ہم خود بہتر ہیں؛ بلکہ یہ ایک ذمہ داری ہے، اور مسئلہ اتنا سنگین ہے کہ اس کا اثر روح پر گہرا ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ کچھ وفد آئے جن کی داڑھیاں منڈی ہوئی تھیں اور موچھیں بڑی بڑی تھیں، تو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور فرمایا: میرے رب نے مجھے داڑھی رکھنے اور مونچھیں کاٹنے کا حکم دیا ہے۔

یہ واقعہ ہمیں یہی سبق دیتا ہے کہ بغیر دل کی تیاری اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبے کے، مدینہ پاک کی زیارت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری مکمل فیض نہیں دیتی، اسی لیے ضروری ہے کہ ہر عاشق اپنے چہرے کو نورانی بنائے، سنت سے سجا کر جائے اور دل میں عشق کی چنگاری رکھے، حجر اسود کو بوسہ دینا، سادہ کپڑے پہننا، خوشبو نہ لگانا، کنگھی نہ کرنا اور کعبہ کے گرد پھیرے لگانا صرف ظاہری اعمال نہیں؛ بلکہ دل کی محبت اور عشق کے عملی اظہار ہیں، اگر دل میں عشق نہ ہو تو سفر کی مشقتیں پہاڑ بن جاتی ہیں اور یہ روحانی فوائد حاصل نہیں ہوتے۔

حکیم اختر صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اگر داڑھی حسن کا ذریعہ نہ ہوتی تو اللہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر نہ سجاتا، اور یہی سبق ہے جو مدینہ پاک کا سفر ہر عاشق کے لیے سکھاتا ہے، عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سنت کی پابندی اور بزرگان دین کی داستانیں دل میں اتنی روشنی پیدا کرتی ہیں کہ زیارت مدینہ منورہ حقیقی فیض کا ذریعہ بن جائے۔

امام شافعیؒ کا سفر

امام شافعیؒ مدینہ منورہ کا سفر 16 دن میں مکمل کرتے تھے اور روزانہ ایک قرآن پاک مکمل کرلیا کرتے تھے، ہمارا تو سفر غفلت میں گزر جاتا ہے۔

امام مالکؒ کی مدینہ سے محبت

حضرت امام مالکؒ کی ہمت نہیں تھی کہ وہ مدینہ پاک میں رفع حاجت کریں، یہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہر مدینہ ہے، اس شہر سے جتنی محبت ہوئی، اس کے گلیوں، باغات، مساجد اور کنوؤں کے بارے میں جتنا لکھا گیا، کسی اور شہر کے بارے میں نہیں لکھا گیا۔

علامہ نورالدین سمہودیؒ کی کتاب وفاء الوفاء دیکھیں، جس میں انہوں نے مسجد نبوی اور صحابہ کے مکانات کا ذکر کیا ہے۔

ڈاکٹر الیاس فیصل صاحب نے اپنی کتابوں میں صحابہ کے مکانات کو یوں بیان کیا ہے کہ جیسے انہیں ہر چیز یاد ہے۔

آج بھی ڈاکٹر عبدالعزیز ساقی نے مدینہ کے ریلوے اسٹیشن کے سامنے ایک میوزیم بنایا ہے، جس میں ہجرت کے راستے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے مدینہ منورہ کو مجسمے کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔

حضرت سعید ابن مسیبؒ کی آہ وفغاں

جب مسجد نبوی کی توسیع ہوئی اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرے کو شامل کیا گیا تو حضرت سعید ابن مسیبؒ بلک بلک کر رونے لگے اور فرماتے تھے، کاش یہ کمرے باقی رہ جاتے تاکہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو پتا چل جاتا کہ دو جہان کے بادشاہ نے کتنے سادہ مکان میں زندگی گزاری۔

دیہاتی اوراس کا قبول شدہ حج

ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں ایک واقعہ نقل کیا ہے، علامہ ابن القیمؒ فرماتے ہیں، میں ایک دیہاتی کو دیکھتا تھا جس کا دل عشق سے بھرا ہوا تھا، اس نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے پاس کھڑے ہوکر کہا، یارسول اللہ! قرآن میں اللہ نے فرمایا ہے:

وَإِذَا جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا (اور جب یہ لوگ، جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا، آپ کے پاس آتے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے اور رسول بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو یقیناً یہ اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت مہربان پاتے۔) پھر یہ اشعار پڑھے:

يا خَيْرَ مَن دُفِنَتْ فِي الْقَاعِ أَعْظُمُهُ،
فَطَابَ مِنْ طِيبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ
نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ،
فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ
أَنْتَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ،
عِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ
لَوْلَاكَ مَا خَلَقَ الرَّحْمٰنُ مِنْ أَحَدٍ،
وَكَيْفَ يُوجَدُ هَذَا الْخَلْقُ لَوْلَاكُمُ

(اے اللہ کے نبی، آپ دنیا سے کیا گئے، سخاوت دنیا سے چلی گئی، عفت و پاکدامنی دنیا سے چلی گئی! اے وہ نبی جس کی سفارش کے بغیر میں پل صراط کیسے پار کر پاؤں گا؟ آپ پر سلام، آپ کے دونوں ساتھیوں، ابوبکر اور عمر پر سلام۔)

وہ یہ پڑھ کر روتا بلکتا چلا گیا، اسی رات علامہ ابن القیمؒ کو خواب میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

دیدار ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا، جاؤ اس دیہاتی سے کہہ دو، اللہ نے اس کی مغفرت کردی ہے۔

عبادت، سنت اور تقویٰ کا سفر

مدینہ پاک میں قیام کے دوران مسجد نبوی میں 40 نمازیں باجماعت ادا ہو جائیں تو یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے نجات کا ذریعہ بن جاتی ہیں، وہاں سنتوں کا اہتمام ہو، ہر ایک سنت کو جان کر اس پر عمل کرہو۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ نے اپنی کتاب فضائل اعمال کے آخر میں مدینہ پاک میں حاضر ہونے والے مختلف عاشقوں کے واقعات لکھے ہیں، جن سے جذبات میں اضافہ، حوصلے بلند اور عمل کے ارادے مضبوط ہوتے ہیں۔

مولانا کلیم صدیقی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کعبۃ اللہ کے سائے میں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس کی مونچھیں بڑی اور داڑھی منڈی ہوئی تھی، انہوں نے دل میں کچھ خیالات لائے؛ لیکن دوسرے دن پتہ چلا کہ وہ شخص دنیا سے جا چکا تھا اور اس کا جنازہ پڑھا جانے والا تھا، اللہ نے اسے بقیع میں تدفین کا موقع دے دیا، لہٰذا کسی کو ہلکا نہ سمجھیں، یہ سفر، اگر لیلیٰ کی محبت سے مولا کی طرف، دنیا کی محبت سے آخرت کی طرف، اور مال کی محبت سے اعمال کی محبت کی طرف نہ لے جائے، تو یہ قبولیت والا عمرہ نہیں ہے، آپ خالی ہاتھ واپس نہیں آئیں گے، اللہ کی ذات بہت کریم ہے۔

زیارت مدینہ

مسجد نبوی کی زیارت ایک بہت بڑا اشرف ہے، اور اس کے لیے کچھ خاص آداب اور طریقے ہیں جن کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

مسجد میں داخلے کا طریقہ

وقار اور احترام: مسجد نبوی کی طرف جاتے ہوئے پرسکون اور باوقار انداز اختیار کریں، راستے میں خیرات کرنے کی عادت بھی اپنائیں۔

داخلے کے دروازے: ہجوم نہ ہو تو باب جبریل یا باب السلام سے داخل ہونا مستحب ہے؛ ورنہ کسی بھی دروازے سے داخل ہو سکتے ہیں۔

داخل ہونے کی دعا: مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اعتکاف کی نیت: داخل ہوتے ہی اعتکاف کی نیت کرلیں، تا کہ مسجد میں گزارا ہوا ہر لمحہ عبادت میں شمار ہو۔

روضہ اقدس کی زیارت اور سلام پیش کرنا

روضے کی پہچان: مسجد کے آگے کے حصے میں قبلہ رخ چلتے رہیں، لوگ ایک خاص سمت میں بائیں طرف جارہے ہوں گے، یہ روضہ اقدس کا راستہ ہے۔

جالیوں کا منظر: روضے کے قریب تین جالیاں نظر آئیں گی، درمیان والی جالی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما آرام فرما ہیں۔

سلام کا مقام: بیچ والی جالی میں تین سوراخ ہیں، بڑے سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کریں، پھر دائیں طرف ہٹ کر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر سلام پیش کریں۔

ہجوم میں سلام: ہجوم کی وجہ سے عین سامنے کھڑا ہونا ضروری نہیں، آپ چلتے ہوئے بھی مختصر سلام پیش کر سکتے ہیں۔

ادب: نظریں نیچی رکھیں اور جالیوں کے اندر جھانکنے سے گریز کریں؛ کیونکہ یہ بے ادبی ہے۔

خواتین کے لیے: خواتین کے لیے بھی سلام کا طریقہ یہی ہے؛ لیکن ان کے لیے مخصوص اوقات اور دروازے ہیں، وہ وقار اور احترام کے ساتھ اپنی عام رفتار میں چلیں اور جہاں جگہ ملے وہیں سے سلام پیش کریں۔

مسجد نبوی کے متبرک ستون

مسجد نبوی میں موجود ستونوں کی اپنی ایک خاص تاریخ اور فضیلت ہے، یہ وہ جگہیں ہیں جہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام نے عبادتیں کیں اور اہم واقعات پیش آئے۔

1. اسطوانہ مُخلّقہ (اسطوانہ حنانہ)

یہ مسجد کا سب سے زیادہ متبرک ستون ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصلّٰی کی جگہ تھی، یہیں کھجور کا تنا تھا جس پر آپ ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے، جب منبر بن گیا تو اس تنے سے اونٹنی کے رونے جیسی آواز آئی، کیونکہ وہ آپ کی جدائی میں رو رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گیا، اسی واقعہ کی وجہ سے اسے اسطوانہ حنانہ (رونے والا ستون) کہتے ہیں۔

2.اسطوانہ عائشہ (اسطوانۃ المہاجرین)

اس ستون کا ایک نام اسطوانہ المہاجرین بھی ہے؛ کیونکہ مہاجرین کی اکثر بیٹھک یہاں رہتی تھی، ابتداء میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصلیٰ بھی اسی جگہ پر تھا،حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا: کہ مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی کریں، اسی لیے اسے اسطوانۂ قرعہ بھی کہتے ہیں، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی اکثر یہاں نماز پڑھا کرتے تھے اور یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے۔

3.اسطوانہ التوبہ (اسطوانہ ابولبابہ)

یہ ستون حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہے،جن کی توبہ یہاں قبول ہوئی تھی،غزوہ بنوقریظہ کے موقع پر ان سے ایک غلطی سرزد ہوئی،جس پر انہوں نے اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ لیا اور کئی دن تک نہ کھایا نہ پیا، جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے ہاتھوں سے انہیں کھولا۔

4.اسطوانہ سریر

سریر کا معنی ہے تخت یا چارپائی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں یہاں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور رات کو یہیں آرام فرماتے تھے، یہ ستون آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے بہت قریب ہے۔

5.اسطوانہ علی (اسطوانہ المحرس)

حرس کا معنی ہے حفاظت، یہاں صحابہ کرام پہرہ دیا کرتے تھے؛ تاکہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہل خانہ کی حفاظت کی جا سکے؛ چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثر یہاں پہرہ دیتے تھے اس لیے اسے اسطوانہ علی بھی کہا جاتا ہے۔

6.اسطوانہ وفود

یہ وہ جگہ تھی جہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آنے والے وفود کو ٹھہرایا جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ تشریف لا کر ان سے ملاقات کرتے اور انہیں دین کی تعلیم دیتے تھے۔

7.اسطوانہ تہجد

کہا جاتا ہے کہ جب مسجد کے تمام لوگ چلے جاتے تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں تہجد کی نماز ادا فرماتے تھے۔

8.اسطوانہ جبرائیل

یہ وہ خاص جگہ تھی جہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، یہ ستون اب حجرہ شریفہ کی تعمیر کے اندر آ چکا ہے اور باہر سے نظر نہیں آتا۔

9۔اسطوانہ مزارع

: بعض مورخین نے اسے ذکر کیا ہے کہ یہاں کھجوریں رکھی جاتی تھیں، پھر اس جگہ کو مسجد میں شامل کیا گیا۔

10۔اسطوانہ مہاجرین

یہ مہاجر صحابہ کی بیٹھک کی جگہ تھی، یہاں وہ جمع ہو کر دینی معاملات سیکھتے اور ذکر کرتے۔

تاریخی دروازے اور مینار

باب السلام:

یہ مسجد نبوی کا سب سے پہلا دروازہ ہے اور مسجد کے دروازوں کی گنتی اسی سے شروع ہوتی ہے۔

یہ وہ دروازہ ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے دوران مسجد کی توسیع میں شامل کیا۔

باب ابوبکر:

یہ باب السلام کے بالکل ساتھ ہے اور اس جگہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گھر ہوا کرتا تھا۔

باب جبرائیل:

یہ وہ دروازہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا بیرونی دروازہ تھا اور باہر گلی کی طرف کھلتا تھا۔

اس کا دوسرا نام باب عثمان بن عفان بھی ہے کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا گھر اس کے سامنے تھا۔

باب الرحمہ اور باب النساء:

یہ وہ دو دروازے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے موجود ہیں۔

باب النساء: سے خواتین داخل ہوتی تھیں اور آج بھی ریاض الجنہ کی زیارت کے لیے اسی دروازے کا استعمال کیا جاتا ہے۔

باب عبدالمجید: یہ مسجد کا قدیم مرکزی دروازہ تھا جو 1984 کی توسیع کے بعد اب مسجد کے اندر آ گیا ہے۔

باب السلام کے اوپر والا مینار:

یہ مسجد نبوی کی موجودہ عمارت کا سب سے قدیم حصہ ہے جو 740 سال پہلے بنایا گیا تھا۔

سفید پتھر: ترکوں نے ریاض الجنہ کے ستونوں پر سفید پتھر لگا کر اس جگہ کو باقی مسجد سے نمایاں کر دیا۔

مسجد کی تعمیر اور وسعت

1400 سالہ تاریخ کا تحفظ: آج سے تقریباً 170 سال پہلے سلطان عبدالمجید اول نے مسجد کی تعمیر نو کروائی، اس تعمیر کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے مسجد کی 1400 سالہ تاریخ کو مختلف علامات کے ذریعے محفوظ کرلیا۔

شاہ فہد کی سب سے بڑی توسیع: 1984 میں شاہ فہد کے دور میں مسجد کی تاریخ کی سب سے بڑی توسیع ہوئی، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کا پورا مدینہ شہر مسجد کے اندر شامل ہوگیا، یہ کام 8 سال میں مکمل ہوا۔

مسجد کے مینار اور محراب: مسجد نبوی میں کل 10 مینار ہیں، جو مسجد الحرام کے بعد کسی بھی مسجد سے زیادہ ہیں، اسی طرح، یہاں 6 محراب ہیں جو اسے دنیا کی کسی بھی مسجد سے ممتاز کرتے ہیں۔

قدیم ترین مینار: باب السلام کے اوپر سبز رنگ کا مینار مسجد کی موجودہ عمارت کا سب سے قدیم حصہ ہے، یہ 740 سال پرانا ہے اور مصر کے مملوک بادشاہ نے بنوایا تھا۔

روضہ مبارک اور حجرہ کے اسرار

خوختہ سیدتنا حفصہ: یہ روضہ مبارک کے سامنے قبلے کی دیوار میں ایک کھڑکی ہے جس کا ایک ایمان افروز قصہ ہے، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنی خواہش پر اس کی شرط رکھی تھی کہ یہ کھڑکی ہمیشہ کھلی رہے؛ تاکہ وہ روضہ مبارک کی زیارت کرسکیں، یہ 1400 سال پرانا وعدہ آج تک قائم ہے۔

اندرونی دیواریں: روضہ مبارک کے اندر تین دیواریں ہیں، مورخین کے مطابق، 500 سال سے کوئی بھی شخص قبرِ مبارک کی زیارت نہیں کرسکا، اس لیے سوشل میڈیا پر نظر

آنے والی تصاویر سب جعلی ہیں۔

دیگر اہم تاریخی مقامات

اصحابِ صفہ کا چبوترہ: لوگ جس چبوترے کو اصحابِ صفہ کا سمجھتے ہیں وہ دراصل مسجد کے خدام کے لیے ترکوں نے بنایا تھا، اصحابِ صفہ کی اصل جگہ اسطوانہ عائشہ سے 6 ستونوں کے فاصلے پر ہے۔

محراب تہجد: یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی نماز ادا فرماتے تھے، اس کے اوپر بیت اللہ کی تصویر لگائی گئی تاکہ نمازیوں کا دھیان روضے کے بجائے قبلے کی طرف رہے۔

مسجد نبوی کے نوادرات اور فنون

خطاطی کے شاہکار: مسجد کے در و دیوار پر خوبصورت خطاطی کا کام دو عظیم خطاطوں کا ہے: پاکستانی شفیق الزماں اور مصری ابوعبداللہ الذہبی التمیمی ، انہوں نے قرآن کی آیات اور دیگر نقش و نگار لکھے۔

میوزیم: مکہ مکرمہ کے میوزیم میں مسجد نبوی کے قدیم نوادرات محفوظ ہیں، جن میں 170 سال پرانی گھڑی، منبر کا پہلا دروازہ، اور 122 سال پرانے بلب شامل ہیں۔

روضہ مبارک کا غلاف: روضہ مبارک کی اندرونی دیوار پر سبز رنگ کا غلاف چڑھایا جاتا ہے جو بیت اللہ کے غلاف کی طرح ہر سال نہیں بدلا جاتا۔

قصیدے اور خطاطی: مسجد کی جالیوں اور دیواروں پر دو قصیدے اور قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں، یہ فن پارہ پاکستانی شفیق الزماں اور مصری ابوعبداللہ الذہبی کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔

چاندی کی تختی: روضہ مبارک کے قریب ایک چاندی کی تختی نصب ہے جو 420 سال پرانی ہے، اس پر سلطان احمد بن محمد کا شجرۂ نسب اور قرآنی آیات لکھی ہیں۔

تاریخی مساجد

مسجد علی: یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں عید کی نماز ادا کی جاتی تھی۔

مسجد ابوبکر: مسجد علی کے سامنے، مسجد ابوبکر ہے، جہاں پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے خلافت میں عید کی نماز کی امامت ہوتی تھی، بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہاں شاید حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گھر تھا، ایسی بات نہیں ہے، ان کا گھر تو مسجد نبوی شریف کے دو نمبر گیٹ باب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ پر تھا۔

مسجد الغمامہ: مسجد ابوبکر کے بالکل آگے مسجد الغمامہ ہے، یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز پڑھایا کرتے تھے، غمامہ کا معنی ہے بادل، تو عید کی نماز کی امامت کے دوران بادل آپ پر سایہ کیے رکھتے تھے، اس لیے اس مسجد کا نام مسجد الغمامہ مشہور ہو گیا۔

مسجد عمر: مسجد غمامہ سے تھوڑا آگے کی طرف جائیں تو یہ ایک اور پرانی مسجد ہے، وہاں پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عید کی نماز ہوا کرتی تھی، یہ چاروں مساجد آج سے 200 سال پہلے سلطان محمود ثانی کے زمانے کی تعمیر کی ہوئی ہیں، سب سے پہلے ان جگہوں پر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے 90 ہجری میں مساجد تعمیر فرمائی تھیں، البتہ ان مساجد کی موجودہ عمارت 200 سال پرانی ہے۔

مسجد شکر یا مسجد سجدہ: اس جگہ قرآن پاک کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تھی:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ آج کل یہ مسجد ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہے۔

مسجد امام بخاری: مسجد نبوی شریف کے گیٹ باب عثمان کے بالکل قریب ایک مسجد ہے جس کو مسجد امام بخاری کہا جاتا ہے، اس مسجد کے بارے میں مشہور ہے کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جب بخاری شریف لکھ رہے تھے تو ان دنوں میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا خیمہ اس جگہ ہوتا تھا؛ کیونکہ انہوں نے بخاری شریف ریاض الجنہ میں بیٹھ کر ترتیب دی تھی۔

مسجد الجمعہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ کی نماز اس جگہ ادا فرمائی تھی، اس لیے اس مسجد کا نام ہی مسجد الجمعہ مشہور ہو گیا، ویسے اس جگہ انصار کا قبیلہ بنو عمرو بن عوف آباد تھا جو کہ اوس قبیلے کی ایک شاخ تھی۔

مسجد عتبان بن مالک: مسجد جمعہ کے بالکل سامنے ایک پرانے گھر کے آثار اور باقیات ظاہر ہوئے ہیں کھدائی کے دوران، یہ گھر حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کا تھا، جہاں وہ بارش کے دنوں میں باجماعت نماز ادا فرماتے تھے، ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے تھے اور آپ نے بھی اس جگہ نماز ادا فرمائی ہے۔

مسجد قباء: مسجد قبا جو کہ اسلام کی پہلی مسجد ہے اور مدینہ کی اہم مساجد میں سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد سب سے پہلے جس مسجد کی بنیاد رکھی وہ یہی مسجد ہے، یہاں پر اوس قبیلے کی شاخ بنو سالم بن عوف آباد تھے، یہ ان کی مسجد تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کے دن یہاں تشریف لایا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو یہاں پر ایک نماز پڑھے گا اس کو مقبول عمرے کا اللہ تعالی اجر عطا فرمائیں گے۔

مسجد بنو حنیف (مسجد المصبح): مسجد قبا کے محراب کے بالکل آگے مسجد بنو حنیف ہے، یہ چھوٹی سی مسجد ہے، یہاں پر حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کا گھر تھا، یہاں ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تھے، اس مسجد کو مسجد المصبح بھی کہا جاتا ہے اور مسجد بنو حنیف بھی کہا جاتا ہے؛ کیونکہ یہ بنو حنیف قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

مسجد العصبہ : یہاں پر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ والوں کو اسلام کی دعوت دیا کرتے تھے۔

مسجد ابوذر غفاری: یہ جبل سلع کے اوپر ہے، یہاں پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے قبیلے کے لوگ رہا کرتے تھے۔

مسجد سباق: مسجد ابوذر کے بالکل سامنے ڈبل روڈ کراس کرنے کے بعد مسجد سباق ہوا کرتی تھی؛ جہاں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ دوڑ کا مقابلہ کیا تھا، ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیت گئے اور ایک دفعہ عائشہ رضی اللہ عنہا جیت گئیں، فی الحال یہ مسجد یہاں پر نہیں ہے؛ البتہ میں نے جگہ کی نشان دہی آپ کو کردی ہے۔

مسجد ثنیۃ الوداع: مسجد سباق کے قریب ایک اور مسجد ہوا کرتی تھی جس کو کہتے تھے مسجد ثنیۃ الوداع، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خیبر اور غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے تو اہل مدینہ نے اس جگہ آپ کا استقبال کیا تھا، چونکہ غزوہ خیبر بھی بہت لمبا سفر تھا اور غزوہ تبوک کا بھی بہت لمبا سفر تھا، بہت عرصے بعد آپ مدینہ منورہ دوبارہ تشریف لائے تھے تو مدینہ والوں نے اس جگہ آپ کا استقبال کیا تھا، آج کل اس جگہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے نام سے ایک کلینک بنا ہوا ہے۔

مسجد الدرع: یہ وہ مسجد ہے جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے لیے جاتے ہوئے زرہ پہنی تھی، اسی نسبت سے پورے علاقے کو حي الدرع کہا جاتا ہے۔

مسجد المستراح: اس سے چند قدم کے فاصلے پر ایک دوسری مسجد ہے مسجد المستراح (یعنی آرام کی جگہ) غزوہ احد سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ آرام فرمایا تھا، یہاں انصار کا قبیلہ بنو حارثہ آباد تھا۔

مسجد قبلتین: یہ مشہور مسجد ہے، مدینہ منورہ کی یہ مسجد بنو سلمہ قبیلے کی تھی، یہاں کا

خاص واقعہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں پر کسی صحابی کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے تھے، ظہر کا وقت ہوگیا، آپ نے نماز کی امامت فرمائی اور نماز کے دوران ہی تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا؛ کیونکہ ہجرت کے بعد 16 مہینے اور کچھ دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نمازیں ادا فرمائیں، پھر آپ کی چاہت کے مطابق اللہ تعالی نے دوبارہ بیت اللہ شریف کو قبلہ بنا دیا اور یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی

فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ

یہ آیت مبارکہ اس جگہ نماز کے دوران آپ پر اتاری گئی تھی؛ اس لیے اس کو مسجد قبلتین کہا جاتا ہے، آج بھی اس مسجد کے اندر دو محراب ہیں، بڑا محراب تو کعبہ شریف کی طرف ہے جنوب کی طرف، اور شمال کی طرف یعنی بالکل پیچھے کی طرف اوپر چھوٹا سا محراب بنا ہوا ہے، وہ محراب مسجد اقصیٰ کی طرف ہے تو یہاں ایک ہی نماز دو مختلف قبلوں کی طرف رخ کر کے ادا کی گئی تھی؛ اس لیے اس کو مسجد قبلتین کہا جاتا ہے، آج بھی اس مسجد کے دو محراب اس کی سب سے نمایاں خصوصیت ہیں۔

مسجد جبل احد (مسجد الفسیح): احد کے دامن میں یہ وہ تاریخی مسجد ہے جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے اختتام پر ظہر کی نماز بیٹھ کر ادا فرمائی تھی؛ چونکہ آپ زخموں سے چور تھے اور کھڑے ہونے کی ہمت نہیں تھی تو آپ نے ظہر اور عصر یہ دو نمازیں اس جگہ بیٹھ کر ادا فرمائی تھیں۔

مسجد الرایہ: رایہ کا معنی ہوتا ہے جھنڈا، غزوہ خندق کے دوران مسلمانوں کا جھنڈا اس جگہ نصب کیا گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ بھی اسی جگہ تھا۔ اس لیے اس پہاڑ کو جبل رایہ کہا جاتا ہے اور اسی نسبت سے مسجد کا نام ہے مسجد الرایہ (جھنڈے والی مسجد)۔

جامع الخندق (چھوٹی مساجد): جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کی کھدائی فرمائی تھی، وہاں پر مسجد الفتح ہے، جہاں آپ نے فتح کی دعا فرمائی اور اللہ تعالی

نے قبول کی، اس کو مسجد الفتح کہا جاتا ہے، پھر اس کے ساتھ ہی نیچے مسجد سلمان فارسی ہے، مسجد ابوبکر، مسجد عمر، مسجد علی، مسجد فاطمہ، یہ چھ مساجد درحقیقت مورچے تھے صحابہ کے جو خندق کے دنوں میں انہوں نے قائم کیے تھے، مسجد الفتح کے محراب کی طرف خالی جگہ جو چار دیواری میں آپ کو نظر آرہی ہے، اس جگہ ان شہداء کی تدفین کی گئی تھی جو غزوۂ خندق کے دوران شہید ہوئے تھے، اگرچہ یہ جنگ باقاعدہ طور پر لڑی نہیں گئی؛ لیکن چونکہ تیروں کا تبادلہ ہوتا رہا، اس لیے کچھ صحابہ شہید ہوگئے، پھر بعد میں اسی جگہ ان کی تدفین کی گئی۔

مسجد جابر بن عبداللہ انصاری: یہاں پر حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر تھا اور خندق کے دنوں میں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت فرمائی تھی اور دو تین لوگوں کا کھانا تیار کیا تھا جو کہ 1400 صحابہ کے لیے کافی ہوگیا، یہ مشہور واقعہ ہے، یہاں پر بنوحرام قبیلہ آباد تھا، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا۔

غار سجدہ: اس مسجد کے قریب ہی پہاڑ پر ایک غار ہے جس کو غار السجدہ کہا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کی راتیں اس جگہ گزاری تھیں، یہ غار سجدہ بھی بہت تاریخی جگہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو لمبے لمبے سجدے فرماتے تھے اور مسلمانوں کی فتح اور کامیابی کے لیے اللہ سے دعا کیا کرتے تھے، اس لیے اس کو غار سجدہ کہا جاتا ہے۔

مسجد میقات (مسجد ذوالحلیفہ): مدینہ کی تاریخی مساجد میں سے یہ وہ مسجد ہے جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرے کے لیے جاتے ہوئے احرام باندھا کرتے تھے۔

مسجد المعرس: مسجد میقات کے قریب ہی ایک مسجد ہوا کرتی تھی جس کا نام تھا مسجد

المعرس، یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب لمبے سفر سے واپس مدینہ آتے تو اس جگہ رات کا قیام فرماتے تھے اور اگلے دن شہر میں داخل ہوتے تھے۔

مسجد شجرہ: یہ بھی مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد میں سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو پہلا پڑاؤ آپ نے یہاں پر ڈالا اور پورے لشکر کا معائنہ فرمایا، چھوٹی عمر کے جو صحابہ تھے، ان کو واپس کر دیا اور باقی جو 313 جانثار تھے ان کے لیے فتح اور نصرت کی دعا کی۔

کنووں کا تذکرہ

بئر ابی طلحہ: یہ کنواں مسجد نبوی شریف کے 21، 22 نمبر گیٹ کے اندر والی سائیڈ پر ہے، یہ کنواں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے باغ کا تھا جو انہوں نے قرآن پاک کی اس آیت کے نازل ہونے کے بعد اللہ کی راہ میں وقف کر دیا تھا، جس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: کہ تم نیکی کے کمال کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی محبوب ترین چیز اللہ کے راستے میں صدقہ نہ کرو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کنویں کا پانی بہت مرغوب تھا اور اکثر دوپہر کا آرام آپ اسی باغ میں فرماتے تھے اور اس کنویں کا پانی نوش فرماتے تھے۔

بئر عثمان یا بئر رومہ: یہ کنواں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے 20 ہزار درہم کے بدلے خریدا تھا اور خریدنے کے بعد اس کو مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا کہ جو بھی یہاں سے پانی لینا چاہے لے سکتا ہے، نیک عمل کے بدلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت عطا فرمائی، اور یہ مدینہ منورہ کے ان تاریخی کنوؤں میں سے ہے جو 1400 سال سے جاری وساری ہیں، یعنی صحیح معنوں میں یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔

بئر عذق: یہ مسجد قبا کے بالکل قریب بستان المستظل کے اندر ہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ پہنچے تھے، اسی باغ کے اندر آپ نے آرام فرمایا تھا اور اس کنویں کا پانی نوش فرمایا۔

عذق کا معنی ہے پھوٹ کر نکلنے والا، تو اس کنویں سے پانی چونکہ بڑی کثیر مقدار میں نکلتا تھا؛ اس لیے اس کو بئر عذق کہا جاتا تھا اور آج بھی اس کا یہی نام ہے۔

بئر الخاتم: یہ مسجد قبا کے باہر والے صحن میں ہے، اس کو بئر الخاتم اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوتا تھا، وہ انگوٹھی یہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے گر گئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دعوتی خطوط جو مختلف بادشاہوں کو لکھے جاتے تھے، ان کے آخر میں اسی انگوٹھی کے ذریعے مہر لگاتے تھے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک مرتبہ یہاں پر وہ انگوٹھی ہاتھ سے گر گئی، بہت تلاش کیا؛ لیکن وہ انگوٹھی مل نہیں سکی، اس کنویں کا پرانا نام تھا بئر عریس۔

عریس اس یہودی کا نام تھا جس نے اس کنویں کی کھدائی کی تھی، بخاری شریف کے اندر اس کنویں کا ایک واقعہ بھی لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں پر تشریف فرما تھے، اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، آپ نے ان کو جنت کی بشارت دی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے ان کو بھی جنت کی بشارت دی، اتنے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور وہ کنویں میں آپ کے سامنے آکر بیٹھ گئے، تو آپ نے فوراً پنڈلیوں کو نیچے کر لیا اور فرمایا: اس بندے سے کیسے شرم نہ کی جائے جس سے اللہ کے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں! اور آپ نے فرمایا: عثمان! میں آپ کو جنت کی بشارت دیتا ہوں؛ لیکن اس مصیبت پر صبر کرنے کے بدلے جو آپ پر آئے گی، تو اس میں اشارہ تھا اس فتنے کی طرف جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے خلافت میں اٹھے گا اور اس میں اللہ تعالی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہادت کی موت عطا فرمائیں گے۔

بئر العین (بئر الیسیر): یہاں پر اوس قبیلے کی ایک شاخ بنو امیہ بن زید آباد تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ان کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے پوچھا اس کنویں کا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا اس کا نام ہے بئر العسیر (تنگی) کیونکہ اس کا پانی بہت کم ہے۔

بئر الیسیر (آسانی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بدلنے کی برکت تھی کہ اس کنویں کے پانی کی تنگی اللہ نے ختم کر دی اور وہ خوب پانی دینے والا کنواں بن گیا، اس کنویں کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو اسی کنویں کے پانی سے ان کو غسل دیا گیا تھا۔

بئر الجمیم: یہ اسلام کے پہلے سفیر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے مسجد اور مدرسے کا کنواں ہے، جب مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو وہ یہیں ڈیرہ لگاتے تھے، جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ والوں کو اسی جگہ دین کے بارے میں بتایا کرتے تھے اور اس جگہ کو اسلام کا پہلا سفارت خانہ کہا جاتا ہے؛ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے دو سال پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ بھیجا تھا؛ تاکہ وہ مدینہ والوں کو دین کے بارے میں بتائیں۔

بئر غرس: یہ وہ تاریخی کنواں ہے جس کے پانی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا گیا اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی وصیت فرمائی تھی، یہ کنواں حضرت سعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ کی ملکیت میں تھا اور یہ بدری صحابی ہیں، بدر کے میدان میں ہی ان کی شہادت ہوئی تھی۔

بئر ایہاب: یہ کنواں حضرت فاطمہ بنت حسین رحمہا اللہ کے گھر کے بالکل ساتھ ہے، اس جگہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی فاطمہ رہا کرتی تھیں، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام بھی فاطمہ ہے؛ لیکن ان کو فاطمۃ الکبریٰ کہا جاتا ہے اور یہ جو گھر ہے یہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا گھر ہے، ان کا نام بھی فاطمہ تھا؛ لیکن یہ صحابیہ

نہیں ہیں؛ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بہت عرصے بعد ان کی ولادت ہوئی، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرت علی رضی اللہ عنہا کی رہائش گاہ ہے جبکہ یہ بات درست نہیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے قریب ہی ہوتا تھا، وہ جگہ اب روضۂ مبارک کی جالیوں کے اندر آچکی ہے۔

بئر بُصّہ: یہ بنوخدرہ قبیلے کا کنواں تھا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا تعلق اسی قبیلے سے تھا، یہ کنواں مقام البیوت کے دروازے کے بالکل قریب ہی واقع ہے، اس کنویں کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ یہاں جمعہ کے لیے غسل فرمایا تھا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نسبت سے بھی یہ جگہ بہت مشہور ہے، اور یہ جو آپ پانی کا فوارہ دیکھ رہے ہیں یہ بئر بُصّہ اسی کے نیچے ہے۔

بئر بضاعہ: اس کنویں کا حدیث کی کتابوں میں بہت تذکرہ ملتا ہے، یہ بنوساعدہ قبیلے کا کنواں تھا جس کے سردار تھے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، اور بنوساعدہ یہ خزرج قبیلے کی ایک شاخ تھی، اسی کنویں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشہور حدیث ارشاد فرمائی تھی کہ پانی اگر دیکھنے میں صاف اور پاک ہو تو وہ پاک ہی شمار ہوگا، اس کے نجس ہونے کے بارے میں شک اور وہم نہیں کرنا چاہیے۔

دیگر اہم مقامات

کعب بن اشرف یہودی کا قلعہ: اس کا تعلق بنونضیر قبیلے سے تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے اس کو قتل کروادیا تھا۔

قلعہ قباء: قباء کے اندر ایک قلعہ ہے جس کو قلعہ قباء کہا جاتا ہے، یہ عثمانی دور میں مدینہ منورہ کی حفاظت کے لیے بنایا گیا تھا۔

عروہ بن زبیر کا محل: میقات کے قریب حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا محل ہے جو آج بھی اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔

جبل رماۃ: (تیراندازوں کا ٹیلہ) یہاں پر غزوہ احد کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 50 تیرانداز صحابہ کو مقرر فرمایا تھا، رماۃ رامی کی جمع ہے اور رامی کا معنی ہوتا ہے تیرانداز۔

جبل احد: اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ (یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں) اور اکثر احادیث میں کسی بڑی چیز کی مثال بیان کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم احد کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے۔

جبل عیر اور جبل ثور: احد پہاڑ کے بالکل پیچھے ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس کو جبل ثور کہا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مدینہ کی حدود قرار دیا، آپ نے فرمایا: **اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ**

(مدینہ حرم ہے، اس کا علاقہ عیر سے لے کر ثور تک ہے)

عیر پہاڑ تو مسجد میقات کے بالکل سامنے ہے لیکن جو ثور پہاڑی ہے، یہ جبل احد کے پیچھے ہے تو یہ دونوں جگہیں مدینہ منورہ کی آخری حدود ہیں۔

جبل سلع: مدینہ منورہ کا مشہور پہاڑ ہے، خندق کی کھدائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پہاڑ کے قریب سے شروع فرمائی تھی اور وہ جو سات مساجد جن کا پہلے تذکرہ کیا گیا، وہ بھی جبل سلع کے بالکل متصل ہی اس کے دامن میں واقع ہیں۔

جنت البقیع: مدینہ منورہ کا مشہور قدیم تاریخی قبرستان، یہاں پر 10 ہزار سے زیادہ صحابہ اور اہل بیت مدفون ہیں، انصار صحابہ میں سب سے پہلے اسعد بن زرارہ اورمہاجرین میں سے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اس قبرستان میں مدفون ہوئے تھے۔

واجهة قباء: وہ راستہ جو مسجد غمامہ سے لے کر مسجد قباء تک پیدل آنے جانے والوں کے لیے بنایا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کے دن مسجد قباء تشریف لے جاتے تھے، کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر، تو یہ زائرین کی سہولت کے لیے پیدل راستہ بنایا گیا ہے۔

سوق قلب الغیظه: واجهة قباء کے ساتھ ہی کچھ عرصہ پہلے پرانے طرز کا ایک بازار بنایا گیا ہے، اس بازار میں جانے کے بعد انسان کو یوں لگتا ہے جیسے میں 1400 سال پیچھے چلا گیا ہوں؛ اگر چہ وہ کوئی تاریخی جگہ تو نہیں ہے؛ لیکن پھر بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

بستان المستظل: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلے انصار مدینہ سے ملاقات اسی باغ میں ہوئی تھی، مستظل کا معنی ہوتا ہے سایہ دار، یہاں پر چونکہ دھوپ کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا تھا، اس سے مدینہ والوں کو پتہ چلا کہ اللہ کے نبی کون ہیں اور حضرت ابوبکر کون ہیں، استاذ کون ہے اور شاگرد کون ہے، تو اس نسبت سے اس باغ کو المستظل کہا جاتا ہے۔

حصن بنی واقف: مسجد قباء کے دوسری طرف ایک جگہ ہے، اس جگہ مدینہ کی بچیوں نے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال میں اشعار کہے تھے۔

کلثوم بن ہدم العوفی کا مکان: مسجد قباء کے محراب کے بالکل آگے حضرت کلثوم بن ہدم العوفی رضی اللہ عنہ کا مکان ہے، اب مکان تو نہیں ہے؛ البتہ اس جگہ کی نشاندہی کی گئی ہے، ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے دن قباء میں رہے آپ نے ان کے گھر میں قیام فرمایا۔

سعد بن خثیمہ کا گھر: مسجد قبا کے دائیں طرف والے مینار کی جگہ حضرت سعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ کا گھر ہوتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے مہاجرین سے ملاقات اس جگہ فرمایا کرتے تھے، حضرت سعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے کہ یہ بدری صحابی ہیں اور بدر میں ہی شہید ہوئے تھے اور انہی کا کنواں تھا: بئر غرس، جس کے پانی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو غسل دیا گیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا باغ: یہ بھی بہت مشہور جگہ ہے، یہ اس یہودی کا باغ تھا جس کے ہاتھ دھوکے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو غلام بنا کر بیچ دیا گیا تھا؛ لیکن اللہ تعالی نے کرم کیا اور مہربانی فرمائی کہ ان کے آزاد ہونے کی صورت پیدا فرما دی۔ ان کا جو مالک تھا، اس نے شرط لگائی کہ آپ 300 کھجور کے نئے درخت لگائیں اور اتنی چاندی مجھے دیں تو میں آپ کو آزاد کردوں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس باغ میں 300 کھجور کے درخت لگائے تھے اور آپ کا معجزہ تھا کہ اسی سال کھجور کے درختوں پر پھل آ گیا، ویسے عام طور پر کھجور کا درخت آٹھ سے دس سال کے بعد پھل دیتا ہے؛ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کی برکت تھی کہ اسی سال ان درختوں پر پھل آ گیا اور یوں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آزاد ہو گئے۔

بستان الشفاء: (یعنی وہ جگہ جس کی مٹی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماروں کے لیے

شفا قرار دیا) اب مٹی تو آپ اس باغ سے نہیں لے سکتے ؛ کیونکہ یہ کسی کی ذاتی ملکیت ہے، البتہ یہاں سے آپ اس باغ کی کھجوریں خرید سکتے ہیں اور ان شاء اللہ اس میں بھی وہی خاصیت اور وہی تاثیر ہوگی جو یہاں کی مٹی میں ہے۔

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا باغ: یہ بھی بہت مشہور ہے، کعب بن اشرف یہودی کے قلعے کی طرف جائیں تو راستے کے دائیں طرف وہ باغ آتا ہے۔

شہدائے احد کا قبرستان: یہ بھی مدینہ منورہ کی خاص زیارت ہے، یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہداء حضرت حمزہ اسلام کے پہلے سفیر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام آرام فرما ہیں۔

غار: مسجد الفصیح جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے اختتام پر ظہر اور عصر کی نماز ادا فرمائی تھی، اس کے قبلے کی جانب ایک غار ہے جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کی مرہم پٹی کی گئی تھی۔

غار (روپوش ہونے کی جگہ): اسی طرح مسجد الفصیح سے پیچھے کی جانب ایک غار ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے حملے سے بچنے کے لیے کچھ دیر روپوش ہوئے تھے۔

مدینہ یونیورسٹی: اس کے علاوہ دو جگہیں اور بھی ہیں مدینہ منورہ کی جو اگرچہ تاریخی تو نہیں ہیں ؛ لیکن لوگ عموماً ان کی زیارت کے لیے بھی آتے ہیں، ایک مدینہ یونیورسٹی ہے جس کا اپنا ایک نام اور معیار ہے، دنیا کے بیسیوں مختلف ممالک سے طلباء یہاں پر علوم دینیہ حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں۔

مجمع الملک فہد (قرآن کمپلیکس): دوسری جگہ مجمع الملک فہد ہے، یعنی قرآن کمپلیکس۔ یہاں قرآن پاک کے نسخوں کی چھپائی ہوتی ہے جو آپ نے حرم شریف میں دیکھے ہوں گے، اس کے علاوہ مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم کیے

جاتے ہیں اور حجاج میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔

جبلِ سلع : اس غار کے دو مشہور نام ہیں: کہف بنی حرام اور غار سجدہ۔

کہف بنی حرام نام قبیلہ خزرج کی شاخ بنوحرام کی وجہ سے پڑا جو یہاں آباد تھی، معروف صحابی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا تعلق اسی قبیلے سے تھا، غار کے قریب ہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا گھر تھا جہاں آج مسجد بنی حرام موجود ہے۔

قیام کا مقام: غزوہ خندق کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کا قیام اسی غار میں فرمایا کرتے تھے۔

سجدہ شکر: امام طبرانی کی روایت کے مطابق، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسی غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو بے سہارا نہیں چھوڑے گا، اس پر آپ نے سجدہ شکر ادا کیا، اس لیے اسے غار سجدہ بھی کہا جاتا ہے، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک سے غیر حاضری پر ان کی توبہ کی قبولیت کا اعلان اسی پہاڑ پر کیا گیا تھا۔

مراجع

حج وعمرہ کی مسنون دعائیں: مولانا یونس صاحب پالنپوری
تسہیل الزیارہ: محمد سلیم صاحب دھورات
فہم حج وعمرہ: مفتی منیر صاحب
عمرہ کیسے کریں: مولانا محمد نعمانی صاحب
آسان عمرہ گائڈ: محمد سلمان السعود
مکمل ومدلل مسائل عمرہ: محمد رفعت صاحب
حج وعمرہ کے جدید مسائل: مفتی ابوبکر جابر قاسمی صاحب
حج وعمرہ کے فضائل: مفتی محمد رضوان صاحب
تسہل العمرہ: محمد سلیم صاحب دھورات
مختلف اکابرین کے بیانات
دارالعلوم دیوبند اور بنوری ٹاون کے فتاوے
ویکی پیڈیا
مختلف تاریخی یوٹیوب چینلز

عمرہ کا مقصد

عمرہ صرف طواف، سعی اور عبادات کا مجموعہ نہیں، بلکہ یہ تزکیۂ نفس کا سفر ہے۔ مکہ مکرمہ کی حاضری اس لیے نہیں کہ انسان بس دیکھ کر لوٹ آئے، بلکہ اس لیے ہے کہ وہاں جا کر اپنے آپ کو بدل کر واپس آئے۔

جب بندہ احرام باندھتا ہے، تو گویا وہ دنیاوی لباس اتار کر بندگی کا لباس پہن لیتا ہے۔ طواف کے ہر چکر میں وہ اپنی خودی، اپنی غفلت، اور اپنے گناہوں کو مٹا کر اللہ کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ صفا و مروہ کی سعی میں بندہ ہاجرہؑ کے صبر، یقین اور بھروسے کو یاد کر کے اپنی زندگی میں ایمان کا یقین پیدا کرتا ہے۔

عمرہ کا اصل مقصد یہی ہے کہ بندہ وہاں سے ہدایت، نرمی، عاجزی، اور اللہ کی محبت لے کر واپس آئے۔ اگر وہاں جا کر بھی دل نہ بدلے، تو سفرِ مقدس کا مقصد پورا نہ ہوا۔
جس نے وہاں اپنے دل کو بدل لیا، وہی دراصل عمرہ کا فیض پا گیا۔